

تَمَيْرِ حَيَاتٍ

ستادار فرنز

منظِّمِ اُمٰمٰ اور اُسُوَّةٰ مُحَمَّدِيٰ

چند مصلحین اونیں کو خلاج و سبود کا نقشہ کرائے گئے اس کی او بھگت گالیوں بولیوں سے بخیر تضییق سے
خوب نہ سے نہیں ہوئی، کیا ابو حنفیہ قید میں ڈالے گئے ہیں احمد بن جنن کی پیٹھے سے خون کے شارے خوش مسلمانوں
کے کوڑوں سے نہیں ہے بلکہ غزالی کی کتاب میں اُنکے دھیمہ میں خوش مسلمانوں کے باخون نہیں جھوکی ہیں؟ کیا اجل شہید
پر کھڑکا قتوی نہیں رکھا کیا ان سب مل میں اپنے اپنے اُنکھیں اُنکھیں ملکاراد رہب لیک میں شامل کے بھی اُنکی
انسان کے مقابلہ میں لائی جاسکتی ہیں جو مغلوق کے اُبین و آخرین دین سے بڑا بکری بھجا گیا تھا۔

اُسے جو سارے عزیزین سے عزیز تر سارے وجاہت والوں سے بڑا کو جیہہ اور سارے شریفوں سے اشرف
تھا ان کی زبانوں سے جو زیلوں سے بڑھ کر فیل کنگ میں اپنی نظریہ اور زیلوں میں بھی ارزل تھا اور جیسا مبارک
کو ادب احترام کے ساتھ کرنا فخر کرنے کو فرشتوں کے لیے بھی بادشا خوش فرش تھا اس کے ساتھی کیسی
گستاخیاں اور دراز دستیاں وہ جنم کے کندے کر کے لہے جنہیں اُنکی میں جلد اُنگ میں ملنا تھا ابھے اسمان طاری
نے "محمد" (ستودہ صفات۔ تعریف کیا گی) بنا کر بھجا تھا۔ اگذہ ذہن زمین مغلوق اس کے ساتھ کس طرح پڑھائی
کیا گے جیسا محرک پڑھا یا نہیں۔ طرح طرح کے اوازے نہیں کے؟ ریڈی نہیں رسائی؟ ساق مبارک کو ہو ہیاں نہیں کیا
کھانا پانی بند نہیں کیا؟ اور پھر اس ذات یا کسے صبریہ بہت میں استقامت اسنتال میں کس وقت کیسی
ٹھک، کس آن فرقہ پر میں یا یا ہے؟ آپ اپنی تکلیف کو حیکیت پھرستے ہیں۔ ہے کوئی جو اس بڑی مثال کے ساتھ اپنے کو
پیش کر سکے؟ اس پہاڑ کے سامنے اپنے روت کے گوندے کو لائے۔ اس کے خال مثال کو سامنے رکھ کر ارشاد ہو۔
کس نے دین کی راہ میں کیا کیا ہے؟ کیا سما ہے؟ کیا کھو گیا ایسا ٹایپ کیا اٹھایا ہے؟

منظومیت و غربت نے کسی اور بے بسی، ہم بہ آپ بد، آج سی درجہ میں طکاری ہو
اسوہ عُتمدی سے بڑھ کر کون اسوہ ملے گا تسلیں وسلی کے لیے اس ذات کے سوا اور کہاں
سامان لفڑ کرے گا؟

ذکر رسول

از: مولانا عبدالمadjid دیابادی

نی شمارہ رہ پئے

سالانہ سور و پئے

۲۵ جون ۱۹۹۸ء

Regd No. LW/NP56
Fax No.: (0522)330020

FORTNIGHTLY

Principal off : 372336
Guest House : 323864

TAMEER-E-HAYAT

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226 007 (India)

RS. 5/-

آپ کی خدمت میں جدید و دلنش

سو نے چاندی کے زیورات کیلئے

ہمارا نیا سوروم

گھنٹہ پیلس

حاجی عبد الرؤوف خاں، حاجی محمد فتح خاں محمد حروف خاں

ایک مینارہ مسجد کے سامنے ابھری گیٹ پوکت ہمتو

فن نمبر ۳۶۰۳۳۳

اظہار احمد اینڈ سسن پیر فیورس، چوک ہمتو

SHOP. 241176
RES. 268898

نہادن بارٹ کاپنر

تعمیر ہیات
میں

اشتہار و دیکر
اپنی تجارت کو
فروغ دیں



چشمے دھاگا

جیلان پیسچر کے زرعی سمجھوں کی جائی جوکی ہے۔

AUTO REFRACTO METER AR-860

نوکو ایک، کوئید میں، بانی اندھیں ریزی میں، فیسیں

او، وہ حرب کے جوشوں کا خاص مقام۔

ایک بار خدمت کا موقع دیں۔

شتریجی کی مریت کے نزدیک سمجھیں۔ علم اگر

شتریجی کی مریت کے نزدیک سمجھیں۔ علم اگر

اسلام کا نئے میں

شراط ایجنسی

- ۱۔ پابچے کا پی سے کم کی ایجنسی جاری نہیں کی جاتی
- ۲۔ فی کالپی / ۱۰ روپے کے حساب سے زرضاٹ
- ۳۔ پیش کی روایہ کرنا ضروری ہے۔
- ۴۔ کیش جو ای خطا سے معذوم کریں۔

نرخ استھار

- ۱۔ تقریب حیات کا فی کام سینٹی میر = Rs. 20/-
 ۲۔ کیش قدم اشتافت کے مطابق ہر گا جو آرڈر دینے پر تین ہو گا
 ۳۔ اشتھار کی نصف رقم پیشگی جمع کرنا ضروری ہے۔

بیرون ملک نمائندے

Mr. TARIQUE HASAN ASKARI Sb.
P.O. Box No. 842
MADINA MUNAWWARAH-(K.S.A)

MR. M. AKRAM NADWI
O.C.I.S.
St. cross college
Oxford OX1 3TU-U.K.

MR. M. YAHYA SALLO NADWI SB.
P.O. Box No. 388
Vereniging
(S. AFRICA)

MR. ABDUL HAI NADWI SB
P.O. Box No. 10894
DOHA-QATAR

MR. QARI ABDUL HAMEED NADWI SB.
P.O. Box No. 12525
DUBAI- (U.A.E.)

MR. ATAULLAH SB.
Sector A-50, Near sau Quater
H. No. 109 Town Ship Kaurangi
KARACHI-31 (PAKISTAN)

DR. A.M. SIDDIQUI SB.
98-Conklin Ave
Woodmere
NEW YORK 11598 (U.S.A.)

ساؤتھ آفریقا

قطر

دبئی

پاکستان

امریکہ

۱	درس حدیث	مولاناڈاکٹر محمد قمان عظیم ندوی
۲	بہت وصیر کی ضرورت (اداری)	شمس الحج ندوی
۳	حضرت مولانا بدی الجن علی ندوی	سلام خواتین کی علمی و دینی خدمات
۴	کردار کی اہم کس کے خلاف؟ حسین امین	کردار کی اہم کس کے خلاف؟ حسین امین
۵	تہذیب و تمدن اور انسان	احمد محمد عبد الحافظ
۶	تاریخ نویسی ادب کے تناظر میں	تاریخ نویسی ادب کے تناظر میں
۷	جامع ازہر مدرسہ میں تین ماہ	جامع ازہر مدرسہ میں تین ماہ
۸	صدر دینی تعلیمی کونسل کا پیغام	صدر دینی تعلیمی کونسل کا پیغام
۹	سوال و جواب	محمد طارق ندوی
۱۰	مطالعہ کی میزبان	شمس الحج ندوی
۱۱	مولانا محمد نعیان خاں ندوی کی دفات	مولانا محمد نعیان خاں ندوی کی دفات
۱۲	دینے سے حرم... (اغت)	ذو الورین رہبر لکھنؤی
۱۳	احسنات و احسان	حضرت مولانا محمد زکریا بخت اللہ طلبی

۲۵ جون ۱۹۹۸ء

ایوی نیں بلکہ سہمت صہبہ شاہ کی ضرورت

اسلام پر قائم رہنا اس سے اپنی نسبت کرنا اور اعلانیہ اس کے خواص کا افہار اس وقت بھی سعادت و فخر کی بات ہے اور اس میں اس وقت بھی مزاج ہے جب حالات اس کے لئے سازگار ہوں اور جب مسلمانوں کی کامیابی کا دور اور دنیا میں اسلام کا دور دور ہو اور کسی احتمال میں ان کو ناکامی کا منزد دیکھنا طریقہ تاہو، لیکن امتحان و آزمائش کے موقع پر وفاداری اور جانتاری اور جانتاری میں جو نہت ہے وہ وہ وقت ہے جب حق پر قائم ہے والوں، حق و صدقہ کی تبلیغ کرنے والوں اور اپنے عقیدے و خیر کی خاطر مخالفات اور اعزازات کی فربی کرنے والوں کو اس میں جنت کا مرآت نہیں لگتا ہے۔ لہ

بھی وہ نہت ہے جس کے سامنے دنیا کی مادت کی چک دمک کھیل کھلونا علوم ہوئی ہے اور ان کھلونوں میں مشنوں و گول پر داعیان اسلام کو ترس آتی ہے اور وہ برتلا اس کا اٹھا کرتے ہیں۔ و گول کو اس کے برے انجام اور بھائیک خذاب سے ڈرانے میں کسی بھی خطروں کی بہادھر نہیں کرتے وفاداری بھی کی نہت مجده الف نتی کی کو زندان گوایاں میں بہوچاقی ہے اور نہ صرف بہوچاقی ہے بلکہ بی غنی اور کرانی ہے۔ بھی وہ نہت ہے جو کچنڈ کان با دافا کو اسیر مالتا بناتی ہے اور کچھ کوشیدہ بالا کوٹ بہوچاقی ہے، بھی وہ نہت ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ کو امراء دلائل میں، غلط کارفلہ اور نوجہ بھائیوں تک سے خطاب کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ بھی وفاداری ہے جو انعامی فوجوں کو ظلم و جور ناصری کے سامنے سمجھکانے سے روکتی ہے۔ شیخ حسن البنا کو جام شہادت نوش کرنے کا خوف پیدا کرتی ہے سید قطب کو دار پرچڑھاتی ہے اور دیگر سیکھوں والوں بخوبی کو دار درسن کی طرف والہانہ طور پر بڑھاتی ہے اور ان کے پائے بیٹاں میں ذرا بھی نظر نہیں کرنے دیتی۔

لہماری آج کی جدید دنیا نے ہندب و نہمن، صنعت و حرف، نئی نئی ایجادات و اختراعات وسائل زندگی کی باتیں اوسامان عیش و عشرت کی فلادافی کی جو گزاری بیداری ہے اس کو دیکھ کر کچھ لوگ کہنے لگے کہ دنیا بدل گئی لہذا ہمیں بھی بدل جانا چاہئے اور جان لک وہ جانے اس کا ساخت دنیا چاہئے۔ جاری موجودہ دنیا کا تغیر کیونا نہیں ہے۔ یہاری اس دنیا کی تغیرت بھی جانی جاتی ہے۔ دنیا کی اس لمبی عمر میں برابر تغیر و تراہے۔ حق و باطل اور روح مادہ کی جگہ ازالے سے جاری ہے اور حق کے وفاداروں نے بڑھنے پر اس مادت اور اپنے یہہ کی چک دمک کا مقابلہ کیا ہے، فرعون کی فرعونت اور بنی اسرائیل اور موئی علیہ السلام کی بے کسی مشکوہ ہے۔ یہی فرعون پر جونشہ طاری تھا وہ کس تحد کا تسلیم تھا تاریخ سے تو اس کا کچھ قاضیہ نہیں جتنا تکن قرآن کریم کی اس تحد کا تسلیم فضیل کی جو ہے کی ہے وہ بڑھا کے کر فرعون موئی کا عید بہت تمن و ترقی یافت تھا۔ قرآن کریم اس تحد کا تفسیر اس طرح کھینچ لے۔

کھشتر کو امن چھات پر ٹھیکون ڈر رُو ڈر فَعَمَ كِرِيمَةً فَعَمَةً كَلَوْأَنَهَا فَأَكَهِيْنَ: (کریمہ دھران ۲۵-۲۴۸)

وہ لوگ بہت سے باغ پسے جھوٹے گئے۔ اور کھیتیاں اور نیسیں مکان اور کالم کی جیزیں جس ایں عیش کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم نے مقام کریم کی تجربے ان کے تحد کا نقشہ ٹھیک ہے کہ وہ کیسے خاطر با تھا کا عہد تھا۔ فاکہیں کی تغیرے لطف و نہت اندری کی تصویر کی کے عیش و نعم کا پوائنٹ سلٹے کر دیا ہے۔

قرآن کریم نے حضرت سليمان علیہ السلام اور ملک اسبا کے عہد میں تحد کا عروج کا جو نقشہ ٹھیک ہے وہ آج کے کیسی طرح کم تھا جب بلکہ جبکہ میں بطقیس کا تخت حضرت سليمان علیہ السلام کے سامنے تھا تو کس طرح تھا۔ لانے والا احمد ای کا بندہ تھا کیا ہماری آج کا دنیا لہ دادا نسلی ہے۔ اسلام اسید بیوی میں حسنی ندوی۔

۲۵ جون ۱۹۹۸ء

مسلم خواں کی علمی و دینی خدمات

جامعة المؤمنات للإسلامية سالان جلسی حضرت مولانا ابو الحسن علی نبڑی کا خطاب

ابریل ۱۹۹۵ء کے پہلے ہفتہ میں جامعۃ المؤمنات الاسلامیہ دو بگاہیں شفاقتیہ ہفتہ منایا گی جس سے حفظ و فرات اور تواریر دا سلامکے کوئن کے تمامی مقابلے ہوئے، طبیعت نے ٹرکی ہفت دا داشت کے ساتھ ان مقابلوں نیک حص لیا اور انعاماتے حاصل کئے۔

جامعہ الموناٹ کے اس ثقافتی ہنر کا افتتاح حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کے خطاب سے ہوا جس میں حضرت مولانا نے تاریخ اسلامی کے مختلف اداروں میں دور نور کے کردار کا ذکر کیا اور معاشرہ کے سدھار اور اس کے اصلاح بیس ان کے خدمات کو بیان کیا مولانا نے اس ثقافتی ہنر کے بروگراموں سے حصہ لینے والے طلباء کو مبارکباد بخشی کے اراضی کے رکن منقبل کے لیے دعائیں کیے۔

شناختی بہتر کے اس انتظامی لفربیہ میں مولانا عبد اللہ عباس ندوی صاحب، مولانا
دارالعلوم ندوۃ العلماء، مولانا سید محمد راجح حسن ندوی کے صاحب تھم دارالعلوم ندوۃ العلماء، مولانا سید رحمن
عفی ندوی کے صاحب صدر شعبہ عربی دارالعلوم ندوۃ العلماء، مفتخر دارالعلوم ندوۃ العلماء، مولانا عضیٰ محمد
طہور صاحب ندوی، مولانا دا ضخیر شیخ ندوی کے ایڈٹر ایڈٹر ایڈٹر مولانا حمزہ حسن سے صاحب ایڈٹر مانند
”موالی فارکھ ممتاز احمد صاحب“ تھم دبائی عالیہ عرفانیہ، اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔
اس موقع پر طالبائی کو الینہ بھی موجود تھے جو بیرون کے علم کے موضوع پر حضرت مولانا
سید ابوالحسن علی حسن ندوی نے ایم لفربی فرمائی جو افادہ عام کے لئے بڑی نافذیت ہے۔ (ادارہ)

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام
علي سيد المرسلين خاتم النبيين محمد وآلـه
واصحـابـه اجمعـين وـمن تـبعـهـمـبـاـحـسـانـاـنـى
لـيـومـالـدـيـنـ اـمـاـبـعـدـ !

میری عزیز بہنو اور بیٹیوں کے بہت مت
ہے کہ میں یہاں آکر اس تعلیمی سگر می کے فتوح کو دیکھ
رہا ہوں جو خاص طور پر ہماری بچیوں کے لئے ا
امت کی بیٹیوں کے لئے اس کا انتظام کیا گیا ہے
حقیقت یہ ہے کہ جیسے ایک گھرانہ بیٹیوں کے

اینی ہزار تر قوں کے باوجود یورا نخت شاہی تو
الگ رہا کوئی تھک بھی پہنچا سکتی ہے، حضرت
سلیمان علیرہ السلام نے جب اس طرح نخت ملکیس
کو اپنے سامنے دیکھا تو غب و تجھر میں نہیں بدلنا
کا ذش بنا ہوا تھا اس لئے اس کو مانی ہی نظر
میں حق و ماطل کا ہے اناہ حرثھاؤ اور تدراں و مادت
کا ثبوت دینے کا یہ دور طاب ہے۔ دنیا کی تاریخ
در اصل یونی یا فی بھرا ہوا تھا اور پرے شیخ
سیان گنے کہا یہ ایسا عمل ہے جس میں دینے، بھی
وضن سمجھا اور بڑا اٹھا کر انی بندُ بیان کھول دیں۔

نَذَرَاهُ مُسْتَقِرٌ بِعِنْدَهُ تَالٌ هَذَا مِنْ نَضْرٍ
رُقِّي لِبَنْدُورِي أَشْكُرُ أَمْ الْكُفُرُ دَمْنٌ هَكْرٌ
نَأْشَاءِ يَنْكُرُ لِنَسْمَهُ دَمْنٌ كَفُرُ فَانْكَرُ إِلٌ
غَنِيٌّ كَرِيمٌ (سورة النمل، ۱۷)

آیا اہ پاپنے چڑھا لئے۔ اس طرح سے تائیخ کے
مختلف ادوار میں دنیا ایک دور سے دوسرے
دور میں منتقل ہوتی رہی ہے۔ تہذیبِ تندک کے
بے شمار دور گذر چکے ہیں آج جب پہاڑوں کو
مشینوں کے ذریعوں کاٹ کر نگیں نکالی جاتی ہیں
کے ساتھ۔

اس وقت پورے عالم میں امت سلمہ
جس ابتلاء و آزمائش کے دور سے گزر رہی ہے
دہ اسی صبر و شبات اور حق پر جے رہنے کی طالب
کے ہوا تھا، حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے کوئے
کو زم کر دیا گیا تھا آج بھی آثار قدیمہ کی کھدائی
کمردان کا رخت سے رخت حالات میں بھی
شریں بنائی جانی ہیں تو حیرت ظاہر کی جانی ہے
یکن قوم خود نے پہاڑوں کے اندر اپنے مکانات
قلعے اور بازار بنائے تھے۔ کیا یہ بغیر کسی حلم و دافعت
کے ہوا تھا، حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے کوئے
پہاڑوں کو خداوند نے کسی کام کے لئے
کہا تھا کہ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اس کے لئے
آزادی کا میسرے بردار کار کا حصار ہے تاالا ہے
آزادی کا میں خکر کرتا ہوں یا کفران نت کرنا
ہوں اور خکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدہ کے لئے
کرتا ہے اور جو ناشکری کرنے لے ہے تو سراپا مغلکار
بے برد اور حرم کرنے والے ہے۔
آزادی کا کام کرنے والے ہے۔

سے اصلی کے اعلیٰ مددان کا پتہ چلتا ہے۔ لہذا یہ مایوس نہیں ہوتے آج اسی کی ضرورت ہے
لصود و خیال کر یہی عہد عروج و ترقی کا عہد ہے کہ بورے اعتقاد و غرض کے ساتھ حالات کا مقابلہ
کیا جتا۔ اور اب نے ایمان و عقیدہ کی تصرف حفاظت
ملک سليمان میں پہنچ کر جب بلقیس دربار کا ساتھ دینا چاہے۔ محسن و حسکے۔
کی حلقے ملکہ دوسروں، کوادر کو دعویٰ دیا گا۔

اسلام جب دنیا میں آیا تو اس وقت
بھی دنیا کچھ کم متہن نہ تھی زردم دایران متہن کے
بام عروج پر تھے۔ عرب فاتح جب ان ملکوں میں
بہیت و درندگی کے دلدل سے نکل سکتی ہے۔
داخل ہوئے تو بست سی چتر دل کو سمجھنے سرا تھے۔
آنچہ کافی لازم اخراج کا تھا۔

لہذا یہ تصور کی آج تک دنیا نے ایسی تلاکری
ہے اور کتنی جاہری ہے کہ اسلام اس کا ساتھ
نہیں دے سکتا مخصوص فریب نفس ہے۔ اسلام
تہذیب و تدرب، ایجادات و اختراعات کو صحیح رخ
عوکر دیا کر کے بڑھنے کے لئے اپنے پائچے
لئے اس سے کہا گیا یہ بانی نہیں بلکہ رشیشیں
ہیں فرش ہے۔ قرآن کریم نے اس کی تجیر

پرانے اور سیدھی راہ پر چلانے کے لئے آیا ہے جن کو وہ اپنا ولی نعمت سمجھ رہا ہے تاریخ بود کر نہ من و ترقی کی راہ پر جنتے کے لئے۔ آج اسلام جس طرح مختلف تحریکات و نظریات باطل کے زرف میں ہے سازشوں اور مثُلُ الدِّينِ اللَّهُ وَالْمُرْسَلُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا

رسول کا سکال بے ایسا تاید بھی نہ تھا اس لئے
اویب، کلِ العنكبوت - انحداث بیٹ

عَهْدِ حَاضِرٍ مِنْ تعلیمات نبوی کی ضرورت

جس کی مثال ماقبل کی تاریخ میں فہمیں ملتی آپ
مثا یاد اپنی باطنی نگاہوں سے مستقبل کی دنیا
اور اس کی ضرورتوں کو دیکھ رہے تھے۔ لہذا
آپ انسان کی آئندہ کے پیش آمدہ مسائل
کو حل کرنے کے لیے رہنمائی دے رہے تھے۔
آپ کالے گورے کی تقدیر حینہ تم سکر رہے تھے
انسان کے خود ساختہ جھوٹے ڈربے کے
پیمانوں کو توڑ رہے تھے آپ نسلی امتیاز کی
دیواروں کو گوارہ رہے تھے آپ عزیزوں کے نجع میں
کھڑے ہو کر یہ عظیم بے غرفانہ اور منصفانہ احکام
کر رہے تھے کہ عرب کو ہیر عرب پر کوئی تفویت
نہیں ہے۔ سو اے اس کے کہ اس میں خدا کا ڈر
زیادہ ہو۔ ایک انسان پر دوسرا انسان
کی عجائی و مال ویسی ہی قابل احترام و محافظت ہے
جیسی تھی تھی تقدیس کو رکھتے والی کو کی جیتنے

پیمانوں کو توڑ رہے تھے آپ نسلی انتیاز کی دیواروں کو گرا رہے تھے آپ عربوں کے مجمع میں بھرے ہو کر عظیم بے غرفہ اور منصفانہ اعلان کر رہے تھے کہ عرب کو غیر عرب پر کوئی تفویت نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں خدا ڈر زیادہ ہو۔ ایک انسان پر دوسرے انسان کی جان و مال ویسی ہی قابلِ احترام و محافظت ہے جیسی مذہبی تقدیس کو رکھنے والی کو کی جیز۔

آپ نے انسان کو انسان پر حکومت کرنے کا حق صرف اس کی خدا ترس اور صلاحیت کی بنیاد پر اور نگ و نسلی علاقائی تفوق کے پیمانوں کو توڑا۔ آپ نے اپنے ماننے والوں کو حکم دیا کہ اپنے امیر کی اطاعت کرو خواہ وہ حیثیت کے لحاظ سے غلام اور رنگ کے لحاظ سے کالا ہو۔ وہ اعلان تھا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور نے دیا ہوتا۔ اور عربوں کے دل اسلامی طاقت کے سامنے جھک نگئے ہوتے تو کہنے والے کی گردان اس کے پہلے لفظ پر اڑادی جاتی ہے حقوق انسانی کا پہلا اعلان تھا جو آج کی دنیا میں اور قیامت تک آئے والی قوموں اور نسلوں کے لیے برابر رسوئی کا مینار رہے گا۔ یہ صرف ایک اعلان ہے نہیں تھا بلکہ پوری انسانیت پر ایک احاد تھا۔ اس کی وجہ سے آپ کے ماننے والوں میں مساوات کی غیر معمولی روح پیدا ہوئی اور ان کے مولانا سید محمد رابع حسنی مددوی

ان میں ایک طرف نماز کی پابندی کی تاکید فرمائی جو کہ حقِ خدا ہے اور دوسری طرف انسانی ملکیت میں آنے والے انسانوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید کی جو کہ انسانی اخوت کا عظیم حق ہے۔ آپ نے فرمایا۔ **الصلوٰۃ وَمَا مَنَّکُمْ حَضُورُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع کے موقع پر جبکہ آپ پر ایمان لانے والوں کا سب سے بڑا اجتماع تھا۔ یہ فرماتے ہوئے کہ دیکھو شاید اب میں تم سے نہ مل سکوں اس لیے خود بھی سنو اور دوسروں تک پہونچو۔**

ہدایات کے اہم نتھاء یہ تھے کہ دیکھو تمب ایک ادم کی نسل سے ہو، خواہ کوئی عرب ہو خواہ غیر عرب۔ اگر کوئی کسی سے افضل دیر تر ہو گا تو صرف احتیاط و خوف خدا کی بنیاد پر ہو گا۔ اور دیکھو تم میں سے کسی کا کس کی جان اور اس کے مال و متاع پر قبضہ کرنا یا ضائع کرنا اس طرح ممنوع و حرام ہے جس طرح ذی الحجہ کے مقدس جمیعہ اور عزفہ کے مقدس دن اور مکہ کے مقدس شہر کی حرمت و تقدیس کو نقصان بہونچانا۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوت انسانی، مساوات و تعاون اور ہمدردی کے سبق دیے ہیں جھوٹے کافر قشایا، ہکزور طبقات اور عورت کو طاقت اور عزت کا مقام عطا کیا، آپ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک اس کی تاکید فرماتے رہے۔ آپ نے اپنی نونقات سے قبل نصیحت کے حوالے اعلان فرمایا

پیغمبر اسلام کی تعلیم اور پیغام حبّر نے آج سے جو دہ سو سال قبل انسانی تاریخ میں ایک عظیم القلب برباکیا آج کی تحدی دنیا کے لیے بھی روشنی کا بڑا مینار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے ان مسائل اور اتفاقوں کے لیے جن سے آج کے انسان کو سامنا ہے ایسی بدایت عطا فرمائی ہے جن پر عمل کرنے سے اعتدال اور حسن و خوبی کے ساتھا بھجنوں کو دور اور بیچیدگیوں کو باسانی حل کیا جاسکتا ہے آپ نے موجودہ زندگی کی مشکلات کو حل کرنے کے لیے ایسے اصول عطا فرمائے ہیں جن کی روشنی میں زندگی کا تقابلہ اپنی بیچیدہ راہ کو باسانی طے کر سکتا ہے اور ایک ایسا افلاحی معاشرہ تعمیر کر سکتا ہے جو مساوات بامبی ہمدردی نیک نفسی ہلکہ دوستی اور انسانی کمالات و صلاحیتوں سے صحیح استفادہ کی صفات سے مرتبت ہو۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوت انسانی، مساوات و تعاون اور ہمدردی کے سبق دیے ہیں جھوٹے کافر قشایا، ہکزور طبقات اور عورت کو طاقت اور عزت کا مقام عطا کیا، آپ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک اس کی تاکید فرماتے رہے۔ آپ نے اپنی نونقات سے قبل نصیحت کے حوالے اعلان فرمایا

نقش کر دیا اور سچ پوچھئے تو دل کی بھٹی میں دل کی
خاک میں اور دل کے کشت نزار میں تھم مالیں فال
سکتی میں، مگر کی منورات ہی فال سکتی میں اور
یہ تھم جب پک جاتا ہے تو پھر اس کو حکومتیں بھی
نہیں اکھاڑ سکتی میں اور اس کی پڑا رہا شالیں
ہیں کر مال اور بہنوں سے بڑھا ہوا سبق ان سے
سیکھا ہوا دین، ان کا بیباڑیا ہوا جذر بڑے
بڑے مجابرین تکی استقادت اور ان کی ثابت قدی
کا ذریعہ بنا۔ اور اگر آپ ان کی حقیقی کریں اور
ذرا ریسرچ سے اور سراج رسانی سے کام لیں
تو معلوم ہوگا کہ اصل جو اس میں ثبات نہ استقادت
اور جذر بیدا ہو ابے دہ مال کا پیدا کیا ہوا ہے
اور اس کی نکرت سے شالیں ہیں کہ بڑے بڑے
چوٹی کے علماء اسلام میں ایسے گزرے ہیں۔

فاتحین کے حالات میں ان کی ماؤں کا بنیاد کے
 حصے گا۔ اور انھوں نے خود اعتراف کیا کہ ہیں
 بے پہلے ہمارے کان میں یہ بات ہماری ماں
 کے ذریعے بڑی انھوں نے ہمارے اندر دینی
 غیرت پیدا کی اور بعض موقھوں پر تودینی حیثیت پیدا
 کرنے میں ہماری خواتین کا حصہ زیادہ ہے۔
 اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس مدرسے میں
 الحمد للہ دین کی تعلیم ہو رہی ہے اور زمانے کے
 مطابق اور ضرورت کے مطابق اس کا کام کیا
 جا رہا ہے الحمد للہ اس کا ایک بڑا حکم زبان گیا
 ہے ہمارے شہر میں، جو ہمارے شہر اور اہل شہر
 کے لئے اور خاص طور سے ہمارا جس ادارہ ہے
 اور جس حلقوے سے تعلق ہے اس کے مقابل فخر
 اور موجب شکر ہے کہ

ماليوسی نہیں

وران کی ماؤں نے ان کو اخیر تک اسلام پر
تائماً رہنے کی بہت اور حوصلہ دیا ہے۔ اور اس
کے مستقل کتابیں ہیں اور ہماری تاریخ میں
مئیں اتفاقات انسوں نے اللہ کے راستے سیں
بیان دینے پر آمادہ کیا اور اپنے لختہ اپنے جگہ
و اخنوں نے خطرے میں ڈالا ان کی بہت بڑھانی
لکھ دیکھیں کہ ان میں غیرت پیدا کی کر دین کے لئے کیوں
ام نہیں کرتے ہو؟ دین کے لئے قربان ہو جانا
چاہئے اور سب کچھ قربان کر دینا چاہئے۔ اس کی
تالیف ہماری تاریخ میں ملتی ہیں، بعض بڑے
کتبے اکابر اور بڑے بڑے مجاهدین کا نکٹے ہیں کہ اول
دل ان کے اندر جو حماد کا جذبہ پیدا ہوا، اسلام
کے لئے قربانی دینے کا جذبہ پیدا ہوا اور اسلام
پر نشار اور قربان ہو جانے کا جو حوصلہ پیدا ہوا
وہ ان کی ماؤں کی تربیت کا شجر تھا کا نشر اہل اللہ
کے حالات میں اور مجاهدین کے حالات میں اور

قرآن آذہنَ الْبُيُوتِ لَبِيْتُ الْعَنْبُوتِ
لَوْ كَأَلْوَانِهِنُونَ (سورۃ الحکومت ۱۷)
جِنْ وَلُوْلَنْ نَفْدَكَ سَوَا (اور وَلَنْ) کُو کار ساز بنا
رکھا ہے ان کی خالی مکڑی کی سی ہے کر دہ بھی ایک
دُطُرْ کا، گھر بنا تے اور کچھ خلک نہیں کر تمام
گھروں سے کزو گھر مکڑی کا ہے کا خس یہ اس
بان کو جانتے۔

لیکن بڑے فوس کی بات ہے کہ انسانوں کا بڑھا لکھا
او اختراعات ڈی جادات میں کھو یا ہوا اور نت نے
سامان تحریش تیار کرنے والا ایک طبق، دنیا کی زیب
وزینت اور عیشِ نعم میں غرق ہو کر ان حقائق پر
غور کرنا اور قوموں کے عروج و زوال کی داستانوں
سے عبرت حاصل کرنا تو الگ رہا ادھر نظری نہیں
الظلام بلکہ اپنے ہی طلم وادر اک پر نازان رہتا ہے
قرآن کریم نے ان کی اس غفلت کو بھی اسی طرح کھوکھ
کر بیان کر دیا ہے۔ «بِلَّا أَدَارَ لِفْ عَمَّ هُمْ فِي الْآخِرَةِ»
بلکہ آخرت دیکھ رہے ہیں، ان کا علم تھک کر لگ گید

والاول کا تعلق دار الحلوم ندوۃ الحلام سے ہے اور
اس مکتبِ خیال سے ہے جس کے ہمارے اساتذہ
ہمارے رفقاء داعی ہیں اور ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ قبول فرمائے اور حزانے
غیرہ ہے، اور اب جو خطرہ پیدا ہو رہا ہے نئی نسل
کے لئے ذہنی ارتاد کا اور سہم آگے نہیں کہتے اور
اس سے باز رہنے میں سب سے بڑا بھائی ماؤں
کا ہو گا۔ اور اس کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ کہ
کسی کی مادر مشفقة کسی ماں کے فقرے نے ایک
روح پیدا کر دی اور قربانی دینے اور ایثار اور
ابنے کو خطرے میں ڈالنے پر آمادہ کر دیا۔ اس کی
بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا خشکر ادا کرتا ہوں اور اپنے
عزیز روں کا اور رفقاء کا خشکر یہ ادا کرتا ہوں کہ
انھوں نے یہ نمونہ دکھایا اور اسید پیدا کر دی کرانا اللہ
ہمارے اس اور وہ میں خاص طور پر ہمارے اس
لکھنؤ میں جو چند یہی مرکز ہے اور اس طرح صوبہ

"کاروں کے دل سے احساس نہیں چھاتا رہا۔"

کس کے خلاف؟

مسیح امین

وَسِعَ الْقُلُوبِ. وَسِعَ الْمَاغِيٰ. اهْلِي ظرفے سے
پر خلوص اور بے اوث خدمت انجام دے رہے
ہیں ایک عالمی ریکارڈ اور
اپنی شال آپ ہے، لیکن مولانا علی میان کی
تمام تر عظمت صرف ان کی علمی اور مختلف
میدانوں میں سرگرمیاں ہیں ہیں ہیں بلکہ نبھی

علی میاں ہمیشہ کھرے اترے ہیں (العینی الحوئی)
مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کے
شخصیت کی وسعتیں اور گہرائیوں کا ایک
سرسری جائزہ یہ واضح کر دینے کے لیے کافی
ہے کہ رسول صدیق میں ان جیسی شخصیت
شاپدہ ہی کوئی ابھری ہو جو آنچہ خوبصورت
ہمسہ دار نہ تو تہاداری کے مصدق جو دنیا
میں کچھ لوگ پیدا شی طور پر بیغدری (جیشیں)
ہوتے ہیں۔ مولانا علی میاں ان میں سے ایک
ہیں اور سونے پر یہاں کہ پہلے تو کھری
دینی، علمی، دعوتی اور تقویت کا ماحول پایا جو
اینجی گھریلو تربیت اور تعلیم میں دعتیں پیدا
کرنے کے لیے ایسی حیلی العذر زندگی، روحانی
علی اور علمی استقیوں کے درمیاں رہنے اور تعلیم
حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی جن کاموں
یعنی بغیر روان صدیق کی اسلامی تاریخ مکمل
نہیں ہو سکتی۔

خود نوشت سوانح کار دان زندگی ۱۷

مصنف مولانا علی میاں جو شوے زیادہ کتابوں
کے مصنف ہیں اور جن کی بیشتر کتب ایک
عالم اسلام کی یونیورسٹیوں کے نصاب میں
داخل ہیں جن میں سے بعض کا دنیا کی کمی زبانوں میں
ترجمہ ہو چکا ہے اور ہورہا ہے جن میں سے
بعض ایک لاکھ کی تعداد میں شائع ہوئی ہے
دنیا کے اسلام کے عالمی مکالمہ مخفی دنیا

ذمہ بہ دلت ملک و فرقہ، عالمی ذہن کے
عوام کو ایسے حلقوں کے گھناؤنے ارادوں کے
خلاف انتباہ کے ساتھ زور دیا ہے کہ ان کے
ارادوں کو ناکام اور پیچا کرنے کے ہر طریقہ
کو اپنا میں درز ملک و قوم سیاست بدوی ملت
پر خلوص رہنماؤں کے سماں سے محروم ہو
جائے گی کیمیوں کے ان کے وزن میں وہ حلقة
اپنے کو دبایا ہوا محسوس کر رہے ہیں۔ جہاں تک
مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کا تحلقہ ہے
تو عالم اسلام میں وہ ایک ایسی شخصیت کے
مالک ہیں جس کا احترام ملک یا فرقے کے
فرقے کے بغیر تشفقہ طور پر کیا جاتا ہے اور
جب کسی رائے مشورے اور صلاح کی ضرورت
ہوتی ہے تو عالم اسلام کی باکمال، حاج قلم
صاحب اکرلے اور اعلیٰ معرفات کی حامل تھام
شخصیات کی نکاہیں مولانا سید ابو الحسن
علی ندوی بر جا کر جاتی ہیں جدید ہے لفظ ہی
سامل کو حل کرنے کے لیے ماہرین فقرہ کے
اجتماع میں مولانا کی (حوالی علی میاں کے سیدھے
садے نام سے معروف ہیں) رائے نے حریف
آخر کا درجہ پایا ہے، جنہوں نے تعلیمی تصنیفی
تاریخ نویسی، اصلاحی، انسانی، دعوتی
کاروباریوں کی تاریخ میں جن ابواب کا اضافہ کیا
ہے اور ان تمام میدانوں میں ہوش بنتھا لئے
کے بعد سے آج کے دن تک جس سرگرمی پیدا رہی
ملی حلقوں نے نصف سازش میں
ملوٹ حلقوں کی ذمہ داری کی ہے بلکہ بلا تفریق

منکراں سلام حضرت مولانا سید
ابو الحسن علی حسني ندوی اور بعض دیگر اکابرین
ملت کے حوالے سے عوام اور علماء کے سطح پر کے
حلقوں میں تشویش کے ساتھ یہ بات محسوس
کی جا رہی ہے کہ ملت اسلامیہ کی بے دلخ
مقبول، محترم، باعث التخار، معتبر اور کارآمد
شخصیات کو داغدار بنانے اور ان پر ہر طرح
کے لوگوں کا اعتماد کمزور کرنے کی سازش ہو
رہی ہے جس کی واضح علمتیں سامنے آچکی ہیں
اس سازش میں شامل عناصر ملت کی قدر اور
شخصیات کو طرح طرح کے ازالات کا
نشانہ بنانکر نہ صرف عوام، ملت اور اقتدار
کی راہداریوں میں مصروف ارباب اقتدار کو
گمراہ کرنے کی کوشش میں سرگرم ہیں بلکہ
بنظاہر پوپیں اور خفیہ ایجنسیوں میں گمراہ کن
خبری کرنے سے بھی باز نہیں آتیں اور اس
کے پیسے میں ان سرکاری اہم اور ذمہ دار
ایجنسیوں کو ناکام جھاپے مار کر شرمندہ بھی
ہونا پڑتا ہے جس کی ایک مثال دارالعلوم زوفہ العالیہ
لکھنؤ کا وہ اسلامی مرکز ہے جس کی مشہرت
عالیگیر ہے اور جو خود ایک میں الاقوامی تعلیمی
ادارہ ہے اب ملت کے اکابرین کے کردار کو
مشکوک کرنے کا حرہ استعمال کیا جا رہا ہے۔
بلی حلقوں نے نصف سازش میں
ملوٹ حلقوں کی ذمہ داری کی ہے بلکہ بلا تفریق

بھی ہانگی گئی ہے اور اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم
آزاد قوموں پر غلام نسل کے بوگوں نے بھی
حکومت کی اور ان کی اطاعت کے کس نے اس
بنیاد پر اکارنہیں کیا کہ وہ کم حیثیت کی نسل کے
وگ ہیں۔
و حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں محمد
حافظ کے لیے جماں مساوات انسانی کا یہ عظیم

بنت ملتا ہے وہاں مذہب اور زندگی میں مستقر ہم آئنکی کا پیغام بھی ملتا ہے اور یہ پیغام بھروسے وہ تاریخی اور عظیم پیغام ہے جس کی مثال ماقبل کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

مذہب کے سلسلے میں دنیا میں تمیثہ یہ تصور رہاتے کہ وہ صرف عبادت اور دنیا سے بے تعلقی بر منبی ہے چنانچہ مذہبیت میں ترقی کو خواہ شدت کے لیے یہ ضروری سمجھا جاتا رہا ہے کہ وہ دنیا سے حاصل ہونے والی راحت لطف کی چیزوں سے زیادہ سے زیادہ بے تعلقی خیال کرے لیکن پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے لیے پیغام دیا کہ دنیا خواہ کی ضرورت نہیں ہے، دنیا اور دین دلانے کی ضرورت نہیں ہے، آپ نے خدا کا یہ بنگاتِ دلائی جس میں وہ طریقی بھی کہ ایک طرف وہ اہل دنیا جن کے سامنے سوائے اپنی اغراض اور دنیا کی لذتوں اور نعمتوں سے اندر ھاؤچنہ فائدہ اٹھانے اور عطا اندوڑ ہونے کی کوئی صورت نہ تھی۔ اور دوسرا طرف اہل دین تھے جو دنیا کے معمولی بلکہ ضروری منافع سے بھی فائدہ اٹھانا صیحہ نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور آپ نے انسان کو مذہب اور دنیا وہی زندگی کا ایک مشترک اور جماعتی نظام عطا کیا جس میں مذہب اور زندگی کے درمیان کوئی تضاد نہ تھا، بلکہ وہ دونوں نہایت خوبی کے ساتھ باہم ایک وحدت بن گئے۔

آپ نے انسان کو زندگی گزارنے کا جو طریقہ بتایا وہ انسان کی فطری اور ضروری تعاضوں کی نہ صرف پوری رعایت دیتا ہے بلکہ اس کو شرعی اور مذہبی حیثیت عطا کرتا ہے، چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تمہاری ذات کا تم پر حق ہے تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، آپ نے انسان کا اپنی ذات کے جائز تعاضوں کو پورا کرنا، اپنے جسم کے جائز تعاضوں کو پورا کرنا، اپنے کھروالوں کے جائز تعاضوں کو پورا کرنا مذہب کا جزو و قرار دیا۔ اور وہ سمل جن کو انسان خالص دنیاداری کا عمل سمجھا کرتا تھا اور ان میں سے بعض بعض کو بالکل مذہب کے خلاف سمجھتا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ان میں متعدد مذہب کے عمل قرار پائے۔

سے کوئی نفع نہیں کرتا اور اس کے بڑھانے کی
بُشَّرَةٌ مِّنَ الْحُكْمِ وَقِتَاحَدَ أَبَّ النَّاسِ
کے کو وہ اپنے غیر فضرو مری تھا ضالوں اور رجھانات
کو ندیب کی ملایات کا پابند بنادے وہ دولت
بے کوئی نفع نہیں کرتا اور اس کے بڑھانے کی
بُشَّرَةٌ مِّنَ الْحُكْمِ وَقِتَاحَدَ أَبَّ النَّاسِ

متعلقہ قانون میں ترمیم کر دی۔ یہ واقعہ اس حقیقت کا ترجمان ہے کہ مولانا علی میان کا کیا مقام ہے اور ان کا خلوص اور آقوی کیا رنگ دکھاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان کے قد کو جھوٹا کرنے اور ان کی ذات پر کچھ اچھائے کی سازش ہوئی اور ان پر خود بعض مسلم رہنماؤں نے با بری محدث کے معاملے میں سووے یا زی کا الزام عائد کیا جس کا ثبوت کوئی نہ پیش کر سکا۔

یہ بات کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ دنیا کے اسلام کے سربراہ ملکت بشمول شاہ فیصل اور شاہ نہد بڑے عبدالعزیز کو اور ہندوستان کے وزراء کے اعظم بشمول سردار گاندھی و شونا تھے برتاپ سنگھ کو مولانا سید ابو الحسن علی ندوی نے اپنے خط کے ذریعہ ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلا دیا ہے، شاہ فیصل اور سردار گاندھی کو تو اپنا خط اپنے سامنے پڑھنے پر آمادہ کرنے میں کامیاب رہے ہیں، تو جی رہنماؤں مثلاً گاندھی اور جبار لال نہرو کی عظمت کے بارے میں اپنے نہ صرف یہ کہ تاثرات کھلے عام میان کیے ہیں بلکہ موجودہ رہنماؤں کو ان مجاهدین آزادی کے ان اصولوں یعنی جمہوریت، لندہ بستی اور عدم تشدد کو ملک کی لقا، اور خوشحالی کے لیے ضروری طور پر اپنائے رکھنے کا مشورہ دیتے رہتے ہیں۔ مولانا علی میاں نے ہندوستان کی عظمت اور اس کے مقام کے لیے جواہسات، تاثرات اور الفاظ اپنی تحریروں اور تقریروں میں ظاہر کیے ہیں وہ بڑے سے بڑا محظوظ بھی کبھی تہمیں پیش کر سکا۔ مولانا علی میاں ہندوستان کو ایک ایسے ملک کی حیثیت پر بنیادی حسنس نے ان کو تمام سماجی و ملی علقوں میں ہر دلعزیز بنا دیا۔ لیکن سیاست سے ہمیشہ کو سوچے دور رہے۔ بھروسے ملک کے سرکردہ سیاسی لیڈروں نے ہمیشہ ان سے عقیدت رکھی اور ان کی شفقت کے طالب رہے۔ مولانا علی میاں کے ساتھ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے کہ ان پر الزام تراشی کی گئی، جب شاہ بازو کیس میں سپریم کورٹ کے قیصلے سے شریعت میں مداخلت ہوئی تو مولانا علی میاں کی قیادت میں کل ہندوستان پر سفل لار بورڈ نے دستور ہند کے دائرے میں رہ کر ایک ہوتھر ہمچلانی۔ اس میں حضرت مولانا مفت اللہ رحمانی جنرل سکریٹری اور مولانا سید کلب عابد جو نائب صدر تھے کی جیسی محاذ دینی و ملی شخصیات نبھی شامل تھیں۔ اس وقت کے وزیر اعظم راجھو گاندھی نے مولانا علی میاں کی بات کو اس سماحت سے بے حد و زمان دیا کہ ان کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ان کے ساتھ جو علم دین یہیں وہ بھی سیاست سے الگ خالص علم اور دین سے تعلق رکھتے ہیں۔ راجھو گاندھی نے نامساعد حالات میں رہتے ہوئے بھی میاں اور عالم اسلام میں مولانا علی میاں کو جو مرتبہ حاصل ہوا ہے اس سے ہندوستان کی بھی سر بلندی ہوئی ہے۔ نوبیل پرائز کے مساوی شاہ فیصل ایوارڈ کے لیے مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کا انتخاب ہندوستان کیلئے اتنا ہی باعث غریر تھا جتنا نوبیل پرائز کے لیے شیگور کا انتخاب۔

یہ وہی ایوارڈ ہے جس کی رقم دس لاکھ روپے سے زیادہ تھی، مگر حضرت مولانا نے نصف رقم جہاد افغانستان اور نصف رقم سعودی عرب میں قرآن حفظ قرآن کے مدارس کو دیدی۔ مولانا کو دھائی سو گرام سونے کا جو تمغہ ملا اس کو انھوں نے ایک ذریعہ سے فروخت کر کے تیم و نادار بھیوں کی شادی پر صرف کر دی۔ مولانا کو عالمی کے علمی و تعلیمی اداروں میں بار بار بلا یا جاتا ہے اور سرکاری قaudayے فضائلے کے مطابق گرانقدر الائنس پیش کیا جاتا ہے جو اکثر لاکھ تک پہنچ جاتا ہے۔ لیکن ان سب کے قبول کرنے حتیٰ کہ سرکاری خرچ پر فائیواں ٹارموٹلوں میں مشہر ہے سے بھی انکار کر دیتے ہیں۔ یہ بات تو راز کی نہیں ہے کہ مولانا جیسا ملک ندوہ کے ہمایان خانہ میں رہتے ہیں ان کا کھانا گھر سے آتا ہے، ندوہ کی موڑا استعمال کرتے ہیں تو اس کا کڑا اور مہمان خلزے کے اخراجات

جس یورپ اور امریکا بھی شامل ہو چکے ہیں جسیں یورپ اور امریکا بھی شامل ہو چکے ہیں متعارف تعلیمی اداروں کے رکن میں سرپرست ہیں یا چیئرمین ہیں۔ اگسفورڈ یونیورسٹی میں جو دنیا کے قدیم ترین تعلیمی اداروں میں ہے ہے قائم سینٹر فار اسلامی استڈیز کی متعلقہ فائدہشنا کے چیئرمین ہیں، عالم اسلام کے سب اہم غیر رسمی اسلامی تنظیم رابطہ عالم اسلامی کے جمیں یہاں، او، اور ملکت سعودی عرب کے برڈلوو کا درجہ حاصل ہے تا سیی بھر ہیں، اسلامی ادب سے متعلق دنیا کے ربے ربے ادارے رابطہ ادب اسلامی کے صدر ہیں جس کے لیے عالم اسلام کے سرکردہ ادبیوں، شاعروں اور علماء والشوروں نے ارض مقدسہ پر مولانا علی میان سے اجتماعی طور پر درخواست کی تھی، حالانکہ ان سب میں شخص ایسا تھا کہ وہ خود اس عہدے کے لیے بالکل درست تھا۔ ہندوستان کے سب سے زیادہ مدارس اور دینی اداروں کے سرپرست مولانا علی میان تو میں تحقیقات دبیلہ تیونس، مجلس تحقیقات اسلامی (عمان) سلامک یونیورسٹیز یونین (رباط مراقب) شادوتی کیٹی مینس یونیورسٹی اور دمشق کی ملکی آئیڈمی کے تعمیر ہیں۔ آل انڈیا اسلام نسل لادبورڈ، آل انڈیا دینی تعلیمی کونسل یہے زبردست اداروں کے صدر اور ناقومی سطح کے اسلامی ادارے اور اسلام ندوۃ العلما، اور حضرت مولانا سید حسن احمد علی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند سے حاصل کی تفسیر قرآن کا درس حضرت مولانا احمد علی لاہوری سے حاصل کیا اور عربی زبان مولانا خلیل عرب اور علامہ تقی الدین ہلالی سے حاصل کی۔ مولانا علی میان اپنے وقت کے تمام مشائخ اور صوفی بزرگوں کی ایجاد کرنے کے لئے سب دنیا کے ایساں ملک اتنے بلند ہیں کہ خانہ کا کے کلے سب دنیا

طبعیوں و مزاجوں کے حامل لوگوں سے ملنے جلتے
کامیشیں ختم ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبانے
ایک صحابی سے فرمایا۔ آنتے بادیتا و نحن

حاضر تک ہے یعنی یہ دیبات سے ہمارے پاس وہ چیزیں لے کر آتے جو خیر میں نہیں ہیں

اور ہم اونک شہر سے اس کو دہ تندن حطا کریں
گے جو دنیا میں نہیں سے

تہذیب و تہذیب اور انسان

تحریر: احمد محمد عبدالخالق

ترجمہ: شاکر فرج سہار بورکے

بہت سے لوگ اصول، اقدار و رولیات سے انحراف اور اخلاقی گراوٹ کو تہذیب کا لازمی جزو سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات اور اس کے حدود و قیود سے آزاد ہو کر کفار و مشرکین اور ملحدین کے راستے پر چل کر زندگی گذانی ہی ایں تہذیب اور اصل ترقی ہے۔ اور اس کے علاوہ تمام چیزیں قدامت پسندی کی علامت ہیں، اسی لئے ان لوگوں کی نظر میں عورتوں کا اسلامی ایسا ریب تن کرنا، اپنے تمام اعضا و جوارح کو پوشیدہ رکھنا قدمات پسندی ہے، اسی طرح وہ دیندار نوجوان جو خراب نوشی، عورتوں کے دل لگی اور ان کے ساتھ رقص و سرود اور زنگ لیا نانے سے اجتناب کرتا ہو وہ قدامت پسندی ہے اسی طرح مسلمان شخص کا بیع و شراء، خرید و فروخت خلائق و طلاق کے مسائل ازدواجی زندگی اور کھلنے بننے کے سلسلے میں تعلیمات اسلام کو اپنانا ان کی نظر میں عین قدامت پسندی ہے، اور انھیں چیزوں (MODERN CULTURE) کو انھوں نے امت مسلمہ کے عروج وار تقاریکے لئے آہنی دلوار تصور کر لیا ہے۔

بلاشبہ تہذیب ناشائستگی کی ضد ہے اس نئے بدوسی لوگوں کو ناشائستہ وغیر تہذیب کہتے ہیں، حالانکہ وہ لوگ بھی ایک متعین نظام اور منصوبہ بندر طریقے کے تحت زندگی گذارتے ہیں، لیکن فرق یہ ہے کہ وہ لوگ خیبوں میں زندگے گذارتے ہیں، اور یہ نرم دلی و حسن معاملگی اور ہر قدیم و جدید شے کے باخبری و آگئی مختلف حادثوں کی اشیاء کی سنجیر کرنے والے مستحکم و نجت حاصل میں تھے۔

وہ چیزیں کے کر آیے جو خبر میں نہیں میں اور ہم اول شہر سے اس کو وہ تمدن عطا کریں گے جو دبہات میں نہیں ہے۔

تہذیب و تمدن کا صحیح مفہوم

تہذیب و تمدن کا صحیح علمی مفہوم یہ ہے کہ زندگی کی حسین شکل، عمدہ مکاتبات کی تحریر اچھے روابط و تعلقات اور نئی ایجادات کے ذریعہ معاشرہ کی تشكیل اور پوری دنیا پر اس بات کو واضح کر دینا کہ ہم اس کے مقتضیات و مطالب میں اور زندگی کے ہر موڑ پر ان کو ایک دوسری عمدہ تہذیب اور خاندار تمدن عطا کریں گے اور دنیا وہی زندگی میں سائنس، ایجادات، تکالوگی، فضائی و طب کے مختلف علوم ان سے حاصل کریں گے اور صہب انسان وہ ہے جو نئی نئی ایجادات سے ہم آنکھ بھی ہوا وہ سائنس اور علم جدید اس کے دین و عقیدہ سے جدا بھی نہ ہو، سوال اٹھتا ہے کہ اس مسلم صنف نازک (خانوں) کے بارے میں ہم کیا کہہ سکتے ہیں جس نے دینی شکار اور پردے کی پابندی کے ساتھ علم جدید اور سائنسی میدان میں فوکت حاصل کی ہوئی کیا اس کو انتظام دین و حجاب کی وجہ سے قدرت پسند کہنا ہمارے لئے درست ہے یا انجام دعا عزاز کے جذبہ سے یہ کہیں کہ وہ ایک تمدن و تہذیب عورت ہے بلکہ تہذیب و تمدن کے اعلیٰ حیا و بر فائز ہے اور خاکہ اور باطنادین پر کاربند اور کائنات کی اشیاء کی سنجیر کرنے والے مستحکم و نجت

دعا و مغفرت

لاب حاجی کفایت اللہ صاحب (امام جامی) دو نندوارہ (ملحق ایٹھ) جودا را حلوم ندوہ
برڑے ہمدرد دوں میں رہیں۔ ان کے بڑے
ے عبید اللہ صاحب کا ماہ مسی ۱۹۹۵ء میں
وگا۔ ان اللہ دانا الیہ راجعون۔

مولانا سید احمد حسین مظاہری جو علی گل
یات کی تو سیع اشاعت کے لئے کوشش
ان کی نافیٰ کا پاکستان میں ماہ می ۱۹۹۸
ل ہو گیا نائلہ وانا الیہ راجعون۔ فارمین
ے دعا ے غفرت کی درخواست ہے
علوم نمودہ العلامہ سے خاص تعلق
تمیر حیات کے قدیم خریدار حاجی آدم
بی بی کا ماہ می ۱۹۹۷ء میں انتقال ہو گیا
الیہ راجعون۔

کے ایک صاحبزادہ مولوی کفایت اللہ ندوہ
چکے ہیں جو تم بڑے ملنسار اور مخیر انسان ہے
ت مولانا سید ابوالحسن علی اندوہی سے
علقی تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند
بنت الفردوس نصیب فرمائے، قادریں
ائے مغفرت کی درخواست ہے۔

غذ، رعایتی قیمت، بجهت ساز

مکالمہ پاکستان

میں مسجد مرکز والی فاکلری بی این درماد د
این آباد نگھنہ

پتھے سے تعبیر حیات جاری کر اکے رسید عاصل
نچ ۹ مر نئے سے رات ۸ رنجھے تک

- 11 -

ساری دنیا میں پیش کیا ہے جس نے فلم کو روکا اور نظام کا ہاتھ پکڑا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کیونٹ سودیت یونین کے زوال کے بعد اور جبکہ سرمایہ دارانہ نظام کی عبردار اور مغرب دنیا روزہ زوال ہے ہندوستان کے لیے وہ تحفظ خالی ہے جہاں سے ہدینیا کی اخلاقی رہنمائی اور قیادت سُر سکتا ہے۔ اس لیے ملک کو چاہتے کہ فسطائی اور فرقہ پرت طاقتوں کے شکعے سے نکل کر اپنا مقام بنھائے انہوں نے اس پر فخر ظاہر کرتے ہوئے کہ ان ساخت حیرت ہوئی کہ وہ مولانا ساتھی اپنے چکا تھا۔ مولانا نے اس کا نام آج تک کسی کے سامنے نہیں لیا۔

ہندوستان کے نہ جانے کتنے ملتی
یاد دلایا ہے کہ ایک سچے مسلمان کی حیثیت
سے اپنے وطن کی خدمت اور اُس کی ترقی
میں اپنی ذمہ داریاں بھائیں، مولانا علی میان
نے تمام انسانیت کو ایک ایسی منکری نہ بخوبی
خود نے کی بھی دعوت دی ہے جو حق اور خیر
برکت کی منزل کا راستہ مختصر کر دے۔
مولانا علی میان کے اندر مروت کا زیرت

نہ ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ کہنی کہی خارے
رہتے ہیں۔ لیکن یہ جانتے ہوئے سمجھی کہ
کی مردت سے کس نے کیا فائدہ اٹھایا ہے

بعض ملی اداروں سے دائمہ طور پر تعلق رکھتے
ہیں لیکن اس کے نظم نست یا مالیات سے
نہ تو تعلق رکھتے ہیں نہ رکھ سکتے ہیں اور نہ
کہ کوئی تقدیم کرنا ।

لیکن دہانی بکاریک رسم ایشھی لی۔ الفاتہ
داتم المروف سے بھی اس شخص نے رونا
یا جھاکر اس کا پرس غائب ہو گیا ہے اس
کی کام سے کوہ لئے اداروں میں رہ کر

بچوں کی وجہ سے دو ہمراں ہوئی۔ انہیں معرفت پڑھ کر اس شخص نے ایک دوسرے
ہاتھے (مرحوم) جیل ہمدردی صاحبؑ کے بھی
(انند پندرہ نیز سروچ لکھنؤ)

عینہ کے سلم نوجوانوں کو ان کے پانی شروع کی پیداگری دن بہار اور صنعتیات یہ سب اللہ تعالیٰ ہونے کی بنا پر قبلت پسند کیا جائے اور پسندوں غیرہ کی تعلیق بر قائم ہے اور آرائش تعالیٰ نے لئے رواہو کیا اپنیں ہدف لوگوں کا سر برہہ خالد کیا جائے گا۔

تہذیب تمدن کا اسلام سے کوئی تصادم نہیں

بلاشبہ ہم سالنوں کے تزدیک تہذیب پر بے قیمت اور بے ذمہ اور دیندار کے لئے بھی اس وقت و تدن کا اسلام سے کوئی تصادم نہیں ہے اور اس طرح اخلاقی زوال و انحطاط اسے اس کا

بلادیہ ہم سالنوں کے تزدیک تہذیب پر بے قیمت اور بے ذمہ اور دیندار کے لئے بھی اس وقت

قدرت خداوندی کی کوششہ سازی

دراغور کجھ کیا گزر میں انسانوں کے لئے دوسری سے کسی بھی قسم کا تعلق نہیں ہے اور دوسری سے کسی بھی قسم کا تعلق نہیں ہے اور

اور تہذیب و تمدن ہر چیز میں مردوں حوت کی مخلص پوئے طرح طرح کے یوہ جات قسم

زندگی کا نصب الحین بن چکا ہے، ان کے بہان مادوں کا فائل ہوتا اور اس وقت پوچھوگوں

کے دشمن ہیں اسی طرح پھر و تھافت اللہ تعالیٰ کی مخلص پوئے طرح طرح کے یوہ جات قسم

اوہ جانوروں کے نشوون کا دودھ خلک پوچھتا ہے اور جانوں سے دودھ حاصل ہوتا لوگ کیے نہیں

ہے اور نہ ہم کو یہ کہتے کی خروست ہے، اس

لئے کہ موجودہ دور میں ہم لوگ مشترک اس باشناک اور عدیہ تکن

قدرت حاصل کر سکتے ہیں اور ہر طرح کی مصنوعات

پر درسترس رکھتے ہیں اور ہم دنیا میں اب اچھی طلاقی میں تمام امکانات وسائل اخلاقیات ایجادات

پر کھڑوں رکھتے ہیں اور اس فکر کے حاملین

یہ بات بھول گئے ہیں کہ تہذیب نہیں تو یہ تہذیب اوقتوں کے

زیوگی اگر قائم ہوگی تو صرف اللہ تعالیٰ کی کارکی

اس کا پیدا کردہ نہایات و جادوں اور انسان کو

عطا کردہ سور و آگری اور انکار کی بیانات و مذہب

بڑھ کرتے ہیں لیکن اس اللہ کا طرف متوجہ نہیں

ہوتا ہے جسے اس عقلت و ذہنیت کی تعلیق

کی، اور علم و انسان میں خایت درجت در و فکر

کی صلاحیت سے سفرزادی، اور ایک انسان پر اس

کی ایجادات پر اس کی ذہنیت پر تعجب کرتے ہیں،

شال کے طور پر خداوں کی ایجاد اور ان کا تصور

کی تعلیمات اور شریعت مطہرہ کے احکامات

سے ان کا کوئی تصادم و تضاد نہ ہو۔

مفر کے اندر احتطراف پر چینی

یقیناً آج یورپ اور امریکہ میں جو تہذیب باعث خراحت و ایجادات نہیں کر سکتے تھے و مسکون کی زندگی بیساکرنے سے محروم انسان کو جان و مال کا تحفظ دینے سے حاجز ہے اس وقت

اور انسانی زندگی کو معاون بنانے میں ناکام ہری

بے، اس تہذیب کے حاملین ہم وقت خوف پر بے قیمت اور بے ذمہ اور دین جاتے

پر بے قیمت اور بے ذمہ اور دین جاتے

پر بے قیمت اور بے ذمہ اور دین جاتے

کے دشمن ہیں اسی طرح پھر و تھافت اللہ تعالیٰ کی

اوہ جانوں سے دودھ حاصل ہوتا لوگ کیے نہیں

ہے اور نہ ہم کو یہ کہتے کی خروست ہے، اس

لئے کہ موجودہ دور میں ہم لوگ مشترک اس باشناک اور عدیہ تکن

قدرت حاصل کر سکتے ہیں اور ہر طرح کی مصنوعات

لئے بارش کو روک لیں تو یہ تہذیب اوقتوں کے

پر درسترس رکھتے ہیں اور ہم دنیا میں اب اچھی طلاقی

میں تمام امکانات وسائل اخلاقیات ایجادات

پر کھڑوں رکھتے ہیں اور اس فکر کے حاملین

یہ بات بھول گئے ہیں کہ تہذیب نہیں تو یہ تہذیب اوقتوں کے

زیوگی اگر قائم ہوگی تو صرف اللہ تعالیٰ کی کارکی

اس کا پیدا کردہ نہایات و جادوں اور انسان کو

عطا کردہ سور و آگری اور انکار کی بیانات و مذہب

بڑھ کرتے ہیں لیکن اس اللہ کا طرف متوجہ نہیں

ہوتا ہے جسے اس عقلت و ذہنیت کی تعلیق

کی، اور علم و انسان میں خایت درجت در و فکر

کی صلاحیت سے سفرزادی، اور ایک انسان پر اس

کی ایجادات پر اس کی ذہنیت پر تعجب کرتے ہیں،

شال کے طور پر خداوں کی ایجاد اور ان کا تصور

کی تعلیمات اور شریعت مطہرہ کے احکامات

سے ان کا کوئی تصادم و تضاد نہ ہو۔

جید بیدار اور صنعتیات یہ سب اللہ تعالیٰ کی پیداگری دن بہار اور صنعتیات اور پسندوں

وغیرہ کی تعلیق بر قائم ہے اور آرائش تعالیٰ نے

ان سب کی خلیق رنگی ہوتی تو کار بیگر صنایع اور

بلادیہ ہم سالنوں کے تزدیک تہذیب پر بے قیمت اور بے ذمہ اور دین جاتے

و تدن کا اسلام سے کوئی تصادم نہیں ہے اور اس طرح اخلاقی زوال و انحطاط اسے اس کا

دور دفربے کسی بھی قسم کا تعلق نہیں ہے دور دفربے کے دشمن ہیں اسی طرح

پر بے قیمت اور بے ذمہ اور دین جاتے

اور تہذیب و تمدن ہر چیز میں مردوں حوت کی مخلص پوئے طرح طرح کے یوہ جات قسم

زندگی کا نصب الحین بن چکا ہے، ان کے بہان مادوں کا فائل ہوتا اور اس وقت پوچھوگوں

قرابت داری، رشتہ اندوائج، رشتہ اولاد

حقیقت داری، مقدس و پاکیزہ رشتہ کا بھی اگر جانوروں کے نشوون کا دودھ خلک پوچھتا ہے اور جانوں سے دوسرے حاصل ہوتا ہے

کوئی پاس و لحاظ نہیں ہے۔ مررت و تھوڑداری انسانیت و خرافت کا ان کے بہان کوئی وجود نہیں ہے۔ چنانچہ یہ سب چیزیں ماضی کی داشن

اوہ بارش کو روک لیں تو یہ تہذیب اوقتوں کے

لئے بارش کو روک لیں تو یہ تہذیب اوقتوں کے

مردوں اور حوت کی مخلص پوئے طرح طرح کے یوہ جات قسم

پر بکڑوں رکھتے ہیں اور اس فکر کے حاملین

یہ بات بھول گئے ہیں کہ تہذیب نہیں تو یہ تہذیب اوقتوں کے

زیوگی اگر قائم ہوگی تو صرف اللہ تعالیٰ کی کارکی

اس کا پیدا کردہ نہایات و جادوں اور انسان کو

عطا کردہ سور و آگری اور انکار کی بیانات و مذہب

بڑھ کرتے ہیں لیکن اس اللہ کا طرف متوجہ نہیں

ہوتا ہے جسے اس عقلت و ذہنیت کی تعلیق

کی، اور علم و انسان میں خایت درجت در و فکر

کی صلاحیت سے سفرزادی، اور ایک انسان پر اس

کی ایجادات پر اس کی ذہنیت پر تعجب کرتے ہیں،

شال کے طور پر خداوں کی ایجاد اور ان کا تصور

کی تعلیمات اور شریعت مطہرہ کے احکامات

سے ان کا کوئی تصادم و تضاد نہ ہو۔

آپنا حق بھی حاصل نہیں کر سکتا، اور یہی چیزیں بھی

و عروج اور علم و صرف کا نام تہذیب پر تہذیب

تہذیب کی نسبت میں بھی ایک طرف کام پر اکسل اسے

بھکاری اور شرکی کی صفاتیں کے ساتھ ہے اور اسی طرح

تہذیب کے حاملین اور صنعتیات اور پسندوں

و غیرہ کی تعلیق بر قائم ہے اور آرائش تعالیٰ نے

انہیں کی کوئی تصادم نہیں کر سکتے تھے اور اس طرح

تہذیب کے حاملین اور صنعتیات اور پسندوں

و غیرہ کی تعلیق بر قائم ہے اور آرائش تعالیٰ نے

انہیں کی کوئی تصادم نہیں کر سکتے تھے اور اس طرح

تہذیب کے حاملین اور صنعتیات اور پسندوں

و غیرہ کی تعلیق بر قائم ہے اور آرائش تعالیٰ نے

انہیں کی کوئی تصادم نہیں کر سکتے تھے اور اس طرح

تہذیب کے حاملین اور صنعتیات اور پسندوں

و غیرہ کی تعلیق بر قائم ہے اور آرائش تعالیٰ نے

انہیں کی کوئی تصادم نہیں کر سکتے تھے اور اس طرح

تہذیب کے حاملین اور صنعتیات اور پسندوں

و غیرہ کی تعلیق بر قائم ہے اور آرائش تعالیٰ نے

انہیں کی کوئی تصادم نہیں کر سکتے تھے اور اس طرح

تہذیب کے حاملین اور صنعتیات اور پسندوں

و غیرہ کی تعلیق بر قائم ہے اور آرائش تعالیٰ نے

انہیں کی کوئی تصادم نہیں کر سکتے تھے اور اس طرح

تہذیب کے حاملین اور صنعتیات اور پسندوں

و غیرہ کی تعلیق بر قائم ہے اور آرائش تعالیٰ نے

انہیں کی کوئی تصادم نہیں کر سکتے تھے اور اس طرح

تہذیب کے حاملین اور صنعتیات اور پسندوں

و غیرہ کی تعلیق بر قائم ہے اور آرائش تعالیٰ نے

انہیں کی کوئی تصادم نہیں کر سکتے تھے اور اس طرح

تہذیب کے حاملین اور صنعتیات اور پسندوں

و غیرہ کی تعلیق بر قائم ہے اور آرائش تعالیٰ نے

انہیں کی کوئی تصادم نہیں کر سکتے تھے اور اس طرح

تہذیب کے حاملین اور صنعتیات اور پسندوں

فارغ نویسی ادب کے تناظر میں

پونا میں منعقدہ رابطہ ادب اسلامی کے سینیار کی رپورٹ

زیراہتمام

صالح غلام محمد اعظم ایجوکشن ٹرسٹ پونا ہمارا خشہ موضوع:
تاریخ نویسی کا جائزہ ادب کے تناظر میں۔ تاریخ: ۹ نومبر
۱۹۹۸ء ملک بھٹ اڑ، رجروض ۱۹۹۸ء

اس کے موضوع کو تدریسے و فضاحتے سے پیش کیا۔ انہوں نے اپنے خطبہ میں کہا: "ہمارے رابطہ ادب اسلامی کا مطلع نظر اور مقصد ہے ایسے بیلوبوں کا اجرا نہ اور شفیٰ میں لانا جو ایک طرف تو انسان کے ذوق میں اور اس کے صحیح انسانی احساس و شعور کے ضورت کو پورا کرتے ہوں۔ دوسرا طرف دھیر کے لائسے سے بھٹکے ہوئے ذہبیوں میں یا کسی اور اس طرح مذکورہ علمی کے منفوع کا حنا نہیں کیا۔ اس ایسا مقصود ہے کہ اس کے اصل موضوع میں داخل ہے جائزہ لینا اس کے ارتباً اس کا سبق دیجے۔ انسان کو متعرک بنادیتی ہے۔ اسکے علاوہ اس کا ارتباً اس کے اصل موضوع میں داخل ہے جائزہ یہ جائزہ سینیار میں متعدد مقالات میں ایسا ادب جو انسان کو متعرک بناتا ہے، مولانا نے رابطہ ادب اسلامی کے قیام کو ناگزیر بتاتے ہوئے ایسا کیا اور اس طرح مذکورہ علمی کے منفوع کا حنا نہیں کیا۔ مسلمانوں کے مختلف زبانوں میں مختلف مشہور و مقتدر مؤرخوں اور ان کی مشہور کتابوں کو بھی زیر بحث لایا گیا۔ اور ان کا طریقہ کار اور ان کی خصوصیات کو واضح کیا گیا۔ اس سلسلہ میں عربوں کے الہیں مؤرخین اور عہد حاضر کے متعدد نامور اشخاص جنہوں نے تاریخی پیس منظیر میں ایسا کرہ علمی حسب و مسخر صدقہ عالمی حضرت مولانا کے خطبہ صدارت سے قبل مذکورہ علمی کے میزبان ادارہ کے صدر منور پیر بھائی نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں دستاویزی رسالہ بھی شائع ہوتا ہے اور اس کے ساتھ عالمی سطح پر کے یہ سالانہ سینیار بھی نئے نئے موضوعات پر منعقد سینیار کی ایمیت اور وہاں اعلیٰ تعلیمیں اور اسلامی کی ضرورت اور اس کے قیام کی تشریف اور خود حاجی غلام محمد اعظم کی خودی تفصیل بتاتے ہوئے فرمایا کہ اسکا ایک مذکورہ علمی کی ایک صدارتی ندوی مذکورہ علمی کے میزبان ادارہ کے صدر منور پیر بھائی نے اپنے صدارتی کلمات میں رابطہ پونہ شہر کی ایمیت اور وہاں اعلیٰ تعلیمیں اور اس کے مذکورہ علمی کی ایجاد کے کام انجام دیتے، مقالات کا موضوع بتاتے ہیں، حاضرین نے سینیار کے تاریخ جیسے اہم مذکورہ علمی کی ایک صدارتی ندوی مذکورہ علمی کی ایجاد کے کام انجام پذیر ہے۔ آج ہمارے اس سینیار کا عنوان چکلی ہے۔ جو اس سلسلہ کا پہنچا ہے اس سینیار کا عنوان "تاریخ نویسی کا جائزہ ادب کے تناظر" ہے۔ اس میں مذکورہ علمی کے مختلف علاقوں سے ادبوں کے ذوق رکھنے والے اور ادب پر کام کرنے والے فضلاء کی ایک تعداد شرکیک ہو رہی ہے۔

ادب کے تاریخ کا تعلق جس قدر تمہیں ہے، اتنا اتریبی تعلق اس سے شاید کسی اور مذکورہ علمی کے جلے بے اپنی بڑی مسافت کا اظہار کیا اور اس سب مندوہ میں کا خاص طور پر صدر رابطہ مولانا علی میان ندوی کا خصوصی مقصود ہے سوزیات ابدی ہے۔ مولانا نے اس طرف بھی کہ مدت گذاری ہے، مولانا عبد الباری ندوی نے تو اس ایکوکشن ٹرست کے قیام کے آغاز میں حصہ بھی لیا۔ صدر راستباليہ نے اس مذکورہ علمی کے مذکورہ علمی کی نکروغریت اس کی طاقت کا اصل بنیجہ بنیتی ہے اور اقبال کے لیے شمارتا کے سے لے ایں نظر اذوق نظر خوب ہے لیکن جو شے کی حقیقت کو زد دیکھو وہ نظر کیا طور پر خیر سوزیات ابدی ہے۔ یہ ایک لفظ یاد و نفس مثل شرکر کیا جائے اور اس طرف ادب کو خاص طور پر موضوع بنایا جیسا کہ اور اجلال کے افتتاحی خطبہ میں اس بات پر روشنی ڈال کی کہ تاریخ جب زبان و تعبیر کے ذریعہ ہی اپنا کام انجام دتی ہے تو زبان و تعبیر کے تقاضوں سے اپنے کو آزاد نہیں کر سکتی۔ اور زبان و تعبیر کے تقاضے عموماً اس کا ذریعہ نہیں کہ اور اس طرف ادب کو تاریخ کی مدد کرنے کا موقع مل جاتا ہے، اور وہ اپنی اس مدد کے ذریعہ تاریخ کی معروفیت پر ازانہ رکھنے والے میں نے مختلف نئے موضوعات پر اور بصری کے مختلف اہم شہر و میں منعقد ہوتے رہے ہیں انہی کی طرح یہ سینیار ادب کے تعلق اصول اور قویوں کی زندگیوں کی تشكیل میں اس کا جو حصہ رہا ہے، اور قویوں کے اضافے کے ایک نئے موضوع تاریخ نویسی اور ادب کے

کی تصویر بیش کرنے میں اس کو جو صحیح اور

غلط طریقے سے ذریعہ بنایا گیا ہے۔ یہ سب گوشے سینیار کے مقالات میں ازیر بحث آئے انسانی زندگی میں تاریخ کا جو عمل ہے اس کو مختلف مقالہ نگاروں نے اپنے پلے

تحقیقی مقاولوں میں اپنے مطالعہ و منکر کے روشنی میں پیش کیا۔ مسلمانوں کے مختلف زبانوں میں مختلف مشہور و مقتدر مؤرخوں اور ان کی مشہور کتابوں کو بھی زیر بحث لایا گیا۔ اور ان کا طریقہ کار اور ان کی خصوصیات کو واضح کیا گیا۔ اس سلسلہ میں عربوں کے الہیں مؤرخین اور عہد حاضر کے متعدد نامور اشخاص جنہوں نے تاریخی پیس منظیر میں کتابیں لکھیں یا تاریخی ادا کرے۔

یہ مذکورہ علمی ایسا کرہ تاریخ کے دائرہ میں رکھا کیا تھا۔ لیکن اس کو ادوار کے ساتھ خاص کر دیا گیا تھا، چنانچہ متعدد مقاولوں میں تاریخ کے ادبی پیس منظیر کو اور تاریخ میں ادب کی مشاہدات اور تاریخ کے ادائی

مذکورہ علمی ایسا کرہ تاریخ کے دائرہ میں رکھا کیا تھا۔ لیکن اس کو ادوار کے ساتھ خاص کر دیا گیا تھا، چنانچہ متعدد مقاولوں میں تاریخ کے ادبی پیس منظیر کو اور تاریخ میں ادب کی مشاہدات اور تاریخ کے ادائی

مذکورہ علمی ایسا کرہ تاریخ کے ادائی میں رکھا کیا تھا۔ لیکن اس کو ادوار کے ساتھ خاص کر دیا گیا تھا، چنانچہ متعدد مقاولوں میں تاریخ کے ادبی پیس منظیر کو اور تاریخ میں ادب کی مشاہدات اور تاریخ کے ادائی

اس شہر میں نصابی کتابیں تیار کی جائی ہیں
تاریخ کی تحریف کر کے بچوں کے ذہنوارے
کو یہیں سسوم بنانے کا پروگرام بنایا جاتا
ہے، پورے ملک کی کشہر رہنمائی کرتا ہے
نشست کے اختتام پر اجلاس کے مقامی منتظم
جانب پر و فیسر انیس حبشتی صاحب نے نہماں اور
رابطہ کے ذمہ داروں کا شکریہ ادا کیا اور اس
پر یہ نشست خستہ ہوئی اور اگلی نشستوں
کے متعلق اعلان میں اور ان کے علمی انتظام کے لیے
ایک علمی کمیٹی کا اعلان ہوا۔

ذاکرہ علمی میں جن اہم مندوں میں نے شرکت
کی ان میں خاص طور پر تابل ذکر تھے علی گڑھ
یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے چیئرمین پروفیسر
عبدالباری اور شعبہ اسلامیات کے
چیئرمین پروفیسر لیں منظہر صدیقی جو اپنے تاریخی
مقالات و تصنیعات کے لحاظ سے ہندوپاکستان
دونوں جگہ شہرت رکھتے ہیں۔ اور اودھ یونیورسٹی
کے اردو کے پروفیسر عبد الباری شبنم جو حلقة
ادب اسلامی ہند کے صدر بھی رہ چکے ہیں اور
بانارس ہندو یونیورسٹی کے اردو دیار ٹکٹ
کے صدر پروفیسر حنیف نقوی، لا آباد یونیورسٹی
کے شعبہ عربی کے سابق صدر، پروفیسر سید
محمد احتیاء ندوی جو ریاض یونیورسٹی اور مدینہ
یونیورسٹی میں بھی استاذ رہ چکے ہیں۔ اور جامعہ
ملیہ اسلامیہ کے صدر شعبہ عربی پروفیسر سید
ضیا الدین ندوی اور دہلی یونیورسٹی کے شعبہ
عربی کے استاذ جو ایک معروف اہل قلم ہیں
ڈاکٹر محسن عثمانی پونہ کے معروف دانشور اور
پروفیسر انیس حبشتی، ان کے علاوہ حکایتی
کاشف العلوم اور نگہ آباد کے ناظم مولانا
ریاض الدین فاروقی، خدا بخش لا بُر رہی کی پڑھنے
کے آکٹھیں کے شعبہ کے اپنے ارج ڈاکٹر محمد علی الرحمن،

اور اس کے منعقد کرنے پر رابطہ ادب اسلامی
کے اقدام کو بہت سراہا۔ اور یہ بتایا کہ ادب
کو صحیح راہ پر اور انسانیت کے صالح تفاوض
کے مطابق کام کرنا چاہیے۔ اور ادب اس راہ
و طریقہ کار سے جھٹک گیا تھا، یہ بہت
خوش آئند بات ہے کہ رابطہ ادب اسلامی
نے حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی
کی صدارت و رہنمائی میں ادب کو صحیح اور
سودمند راہ پر گامزن کرنے کی کوششیں
شردیع کیں جو اب ابھی خاصی بارہ اور ہمارے ہی
ہیں۔

پروفیسر عبد الباری نے ذاکرہ کے موضوع
اور اس علمی و تھقافتی مرکز میں اس کے انعقاد پر
مرتب ظاہر کرتے ہوتے کہا کہ علامہ شبلی نے
اور ان کے رفقاء نے اسلامی تاریخ فویسی کا بوجو
معیار قائم کیا اور اس کو جس طرح مولانا
سید ابو الحسن علی ندوی نے اس کام کو آئے
بڑھایا جس کی مثال ماذ اخر العالم، اوز تاریخ
دعوت دعزمیت کا زیریں سلسلہ ہے،
انھوں نے کہا کہ ان کتابوں نے نوجوان نسل کے
اندر اسلام پر از سر نو اعتماد بجا ل کرنے میں
جزا بیانی کردار ادا کیا ہے، پروفیسر عبد الباری
شبنم نے ترقی پسند اور مددانہ ادبی تحریک کو
کے نوجوانوں پر اثرات کا جائزہ لیا اور بتایا
کہ بے مقصد تحریک ادنے کے پوری اسلامی دنیا
کو کتنا متأثر کیا، لیکن طاقتور اسلامی ادنے
تحریکیں ادب پر علمی حاصل کر لیا، اب ترقی پسند
ادبی تحریک اپنی افادیت کھو چکی ہے۔

مولانا محمد حنیف علی نے اس جلسہ کے
بعد نہ جیسے شہر میں انعقاد پر اپنی مرتباہر
کرتے ہوئے کہا کہ اس موضوع پر ذاکرہ کا
پونہ میں منعقد ہونا اس لیے ضروری تھا کہ

ذاکرہ علمی کی اقتراحی نشست کے
اختتام پر دمندوہ میں نے اپنے خطاب کے
ذریعہ تمام مندوہ میں کی تھا اندھگی کی، ایک
تو اودھ یونیورسٹی میں شعبہ اردو کے صدر۔
پروفیسر عبد الباری شبنم تھے۔ استاذ اودھ
یونیورسٹی فیض آباد تھے، اور دوسرے مولانا
محمد حنیف علی شیخ الحدیث مسجد ملت مائیگاؤں
جنحول نے علمی دینی درسگاہوں کی طرف سے
شاندگی کی، دونوں مندوہ میں نے اس ذاکرہ علمی

جامعہ اسلامیہ بیشکل کے استاذ مولانا محمد اس ندوی، دارالعلوم تاج المساجد کے استاذ مولانا محمد مشتاق علی ندوی، محدث مایگاؤں کے شیخ الحدیث اور مروف ادیب و اہل قلم مولانا محمد حنفی طی اور الدار السلفیہ کے ڈاکٹر شرود میر اس بلاع مولانا مختار احمد ندوی، دارالعلوم ندوۃ العلماء کے فہم مولانا سید محمد رابع ندوی اور شعبہ عربی کے استاذ مولانا نذر الحفیظ ندوی اور مولانا محمود الازھار ندوی، سینار میں تاریخ کے جن اہم پہلوؤں کو موضوع بنایا گی ان میں سے خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں:

تاریخ کا ادب سے ارتباط - تاریخ کا اسلوب اور اس کے اجزاء، ترکیبی - مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اور ان کی کتاب رحال الفکر والدرودۃ فی الاسلام - وفیات الاعیان لابن خلکان: دراستہ الکتاب میں منظور ادبی - ابن الاستیر کی اکامل: تاریخ نویسی کے فن اور اسلوب کا جائزہ - تاریخ کا اسلوب اور اس کے عناصر ترکیبی - خدر مصطفیٰ السباعی اور ان کی کتاب من روائع حضارتنا - دستبون غالب کار و زنا مجھے عذر - مولانا عبد الماجد دریا بادی.

اردو ادب کی زندہ جاوید شنحصیت - محمد علی کی ذاتی ڈائری ادب و انشاء کے تناظر میں - کلام اقبال میں تاریخ بیانی کا ادبی تناظر اور البدایہ والہمایہ کا ادبی اسلوب وغیرہ۔ سیدتار کے اختتام پر متعدد تقاطعات پر تجادیز پیش ہوئیں، جن کو سینار نے منتظر کیا وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ رابطہ کائی اجلاس تجویر کرتا ہے کہ مسلم عہدے سے رابطہ کائی اجلاس تمام کارکنوں کے خدمت میں ہر سب تحریک پیش کرتا ہے۔ سینارہ جوین کل کی جاتی ہے کہ وہ قدیم متون میں موجود اسلامی ادب کے

مسجد الامام اثنا فتحي

آپ کی الہیم اور دیگر افراد خاندان کی قبریں ہیں۔

مسجد الامام الشافعی

جبل نقطم کے ڈھلوان پر مصر کے قدیم قبرستانوں کا سلسلہ دور تک چلا گیا ہے۔ دنیا میں قبرستانوں کا آناملوں سلسلہ شاید ہی کہیں موجود ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر خاندان کا قبرستان الگ الگ نصیل بند سنگ رمادی سے تغیر شدہ ہوتا ہے۔ داخلی دروازہ کے بازوں میں ایک یا دو کمرے بھی بنے ہوتے ہیں۔ اندر صحن میں قبریں ہوں ہیں جو عام طور پر کجھی ہوتی ہیں۔ ان کروں میں غریب اور کمزور طبقے کے لوگ آباد بھی ہوتے ہیں۔ اس طرح قبرستانوں کے ساتھ ساتھ آبادیوں کا سلسلہ بھی قائم ہے، یورپی یورپی فلمی ان قبرستانوں میں رہتی ہے۔ انھیں

شکوت ایا و کیج سوہ حفظی
فاو صائی ای ترک المعاصری
فان العلم نور من الله
و ان التور لا يعطي لعاص
میر نے اپنے استاد امام دیکھ کر
ستاد مسعود نے مجھے معصیت سے
بڑاں رہنے کی تاکید کی اور فرمایا کہ علم
الله کا مظہر ہے۔ اس نور کی روگی میں
می نافرمان کو نہیں حاصل ہو سکتیں۔
کے لئے آئے تو تھوڑی در تصویرات
دنیا میں کھو گئے۔ استاد کی خدمت
سلام گزار کر تلیزد خاص امام زمان
درست امام شافعیؓ کی خدمت میں کٹاں
کٹاں چند سال ہی آگے بڑھے تھے کہ مولود
بر صاحب نے بتایا کہ یہ یائیں طرف

بڑے تین اور سیخیہ معلوم ہوئے۔ جب میں
معلوم ہوا کہ ہم ہندوستان سے آگئے ہوئے
ہیں تو بہت خوش ہوئے اور اپنے کمرے
میں لے گئے۔ اس وقت علامہ عینی پر کچھ کام
کر رہے ہیں مسودات کے بعض حصے خود
پڑھ کر صنانے کے انہوں نے وہ قدیم حوض بھی
دکھایا، جو طلباء اور مصلیبوں کی سموات کے لیے
بنایا گیا تھا۔ علامہ عینی نے اس مسجد کو اس لیے
تعمیر کیا تھا کہ ان کے خیال میں "الجامع الازھر"
میں نماز ان کے نزدیک صحیح نہیں تھی اس لیے
کہ اس وقت ازھر کی مسجد کا متولی کوئی رافضی
تھا۔ لہذا علامہ عینی فرمایا کہ تھے کہ جوست
صحابہ کا مرکب ہوا اس کی تحریر تو لمیت مسجد میں
نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ یہ دراصل علامہ عینی
کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے غایت

درج عقیدت اور محبت کی ذیل سے، درستہ خود
جامع انھر کی تحریر فاطمی خلیف المعز لدین اللہ نے
کرائی ہے۔ اور وہ کوئی سنتی خلیف نہیں تھا۔
یکن بعد کے ادوار میں بڑے علماء اور مشائخ
نہ صرف ازھر میں تعلیم حاصل کرتے اور درس
و افاضہ میں مصروف رہے بلکہ اسی سب سے میں
نمازِ کعبی ادا کرتے رہے ہیں۔

علامہ عینی اور علامہ قسطلانی دو نوادر
عظیم المرتبت عالم اور محدث اور شایح بخاری
ہیں، عہدة القاری۔ اور ارشاد الدارجے
بالترجمہ شروحات بخاری میں احیت
کی حامل ہیں۔ یہی دو جگہ ہے جہاں ان شروحات
کی تسویہ و تبیین کا کام ہوا۔ ان دونوں
بزرگوں کا مزار ایک ہی ساتھ ہے، قبر
پر حافظی ہوتی، سلام کرنے اور فاتحہ پڑھنے
کا شرف حاصل ہوا۔ علامہ عینی کے مزار کے
بازوں میں ایک اور کمرہ بنایا ہے۔ جہاں

میں ہیں، ہر جگہ امام باریش ہی تھے جس سے
پڑی خوشی ہوتی تھی، اور مصر کے بارے میں
عام خیال کی تغذیہ بھی ہو جاتی تھی۔ نماز کے بعد
امام صاحب سے مسجد کے بارے میں کچھ موالات
کیے لیکن جواب دینے کے بجائے خانہ خوشی
نے یا ہر نکل شکر مسجد کے مشرقی گوشہ میں
قبلہ کی جانب طولونی عہد کا میوزیم بھی ہے۔ اس
اس کی عمارت کبھی فصیل کے اندر ہے۔ اس
میں اس عہد کی بعض نادر چیزوں موجود ہیں
لیکن وقت کی کمی اور ڈکٹ کی گرانی کی وجہ سے
اندر جانے کی رہت نہ ہو سکی اس مسجد کے
شمال مشرقی گوشہ میں مدرسہ احمد بن طولون
کی غظیہ عمارت سر جو آج بھی قائم ہے

علامہ عینی اور علامہ قسطلانی کے حضور میں

جامع ازہر کے مغربی گیٹ سے بچاں گز کے
ناصل علامہ عینی شارح بخاری کی مسجد ہے۔
علامہ عینی نے اس مسجد کی تعمیر کے بعد درس
وانادہ کا سلسلہ اس مسجد میں جاری کیا
تھا۔ اس مسجد سے ملحق مغربی سمت میں
دو منزل عمارت طلباء کی رہائشگاہ کے لیے
بھی بنائی گئی تھی، مسجد وہیت چھوٹی سی ہے
مشکل سے ایک صفو میں آٹھ یاد مدرس عصی
کھڑے ہو سکتے ہیں۔ پوری مسجد میں بچاں
مصلیوں کی کنجائش ہو سکتی ہے جمع کی نماز
اس میں بھی ہوتی ہے اس مسجد اور طلباء کے
دارالاتمامہ کے درمیان دو ہال بنے ہوتے ہیں
یہی وہ جگہ تھی جہاں علامہ عینی درس دیا کرتے
تھے اور قبلہ کی جانب نسبتاً بچھوٹا ہال ہے
اس ہال میں علامہ قسطلانی کا درس ہوتا تھا۔
مسجد کے امام صاحب سے مغرب کی نماز میں
ملاتا ہوئی، ازھری اور اچھے قاری ہیں۔

جامعة مصر في سن ماك مشاهدات ونماذج

مسجد احمد بن طولون

مسجد سلطان حسن سے تقریباً دو فرلانگ
راقع قاہرہ کے محلہ قطائع کے فرازدہ بدر
سیری صدی ہجری کی تعمیر شدہ ہے
ظیم مسجد ہے، فساطط کے بعد تسری
صدی ہجری میں القطائع کو مرکزیت حاصل
دئی جئے احمد بن طولون نے اپنا مستقر بنا
اتھا۔ احمد بن طولون طولونی خاندان کا بانی اور مصر

گئے، مسجد کی تعمیر رنگِ رمادی سے ہوتی
ہے۔ امتداد زمان کے باوجود مسجد ابھی اچھی
حالت میں ہے۔ البتہ پتھروں پر کالک سی
جمی ہوتی ہے جس سے اس کی قدامت کا اظہار
ہوتا ہے، مسجد کا صحن بہت کشادہ ہے، صحن
میں تقریباً پانچ ہزار نمازوں کی گنجائش ہے
لیکن فرش پر پتھر کی گئیاں پڑی ہوتی ہیں
درمیان میں وضو خانہ ہے جس پر بلند و بالا۔

بہلہ مسلمان والی ہے جس نے مصر سے شام
الحاق کیا۔ وہ عباسی خلغاڑ کا براۓ نام باجلگزار
لما۔ بڑا ذکر ہو شیار صاحب فراست باشا شاه
لما۔ اس کی دفاتر ذوالقعدہ ۱۲۸۳ھ مارچ ۱۸۶۵ء
ہوتی۔ اس کے زمانہ میں مصر میں بڑی سے
شمالی تھی اس کی وجہ پر تھی کہ مصر سے
اختلاف فردیناد کو کسی قسم کا خراج نہیں پہنچا
تا تھا۔ سب پختہ ویس خرقہ کیا جاتا تھا۔ یہ
حدا بینی و سمعت میں جو بیال کی طرح المساجد
بڑھی ہوتی ہے۔ اس سبی کے اگر دستگلی فصیل
ہوتی ہے۔ ان فصیلوں کے آس پاس ایسا
علوم ہوتا ہے کہ پہلے کوڑا وغیرہ ڈالتے تھے۔
عناب حکومت مصریہ نے کچھ معافیت کا
تمام کیا ہے۔ سیاحوں کی آمد رفت یہاں
لاد بنتی ہے۔ اس سبی کو دیکھنے کے لیے
س پونڈ مصری خرچ کرنے پڑتے ہیں۔
م لوگ جو کے دن نماز محمد کی ادائیگی کے لیے

یہ بچے ہمارے سیکرے یا خبر کے ہو جائیں گے،
ان کے طریقے اور عادتیں وہ ہوں گی جو تمہارے
کرتے ہیں اور جن میں دنیا و آخرت دونوں گئی
کامیابی ہے، یا ان کے طریقے و عادتیں وہ ہوں
گی جو کفار، بدلوگوں اور مشکوں کی رہیں کیا یہ سورہ
فاتحہ میں بتائے ہوئے عقیدہ و بندگی کو جائیں گے
اور مناسیب کے، یا بندے ماترم والے عقیدہ بندگ

مفتکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی دامت برکاتہم

صردی تعلیمی کوںل اترید شہ کا یعنی مام

عالیاتی دینی تعلیمی کا لفڑیس فتح پرصلع سہارانو منعقد ۸ جون ۱۹۹۸ء

کو جانیں اور مانیں گے، اور کیا ہم کو یہ بات قبول ہوگی، اگر قبول نہیں ہے تو ہم کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی فکر کی نفل کرنا چاہئے، اور یہ اطمینان کر لینا چاہئے کہ یہ بچے ہمارے بحمد و صلح یحییم ہا در خدکے دامد کی بندگی کر رہی گے، اور اس کا ذریعہ حضرت یحییم کے سامنے کہ ہم ان بچوں کی دینی تعلیم کی نظر کریں دینی تعلیمی کو نسل کی یہ کافر نس اسی جذبہ کو ابعاد نے اور اسی اہم معاملہ کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ہو رہی ہے، آپ بہاں سے یہ فیصلہ کر کاٹھیں کر ہم کو ایسا مضبوط انتظام کرنے لئے کہ ہماری آنندہ نسل اپنے دین سے کم از کم آتی واقف اور عقیدہ توحید برائی اتنی فائم ضرور ہو جتنا ہم فائم ہیں اس کے لئے دینی تعلیم کے جو طریقے قابل عمل ہوں انھیں بھیں اختیار کرنا چاہئے، اس کے لئے دینی تعلیمی کو نسل آپ کی پوری رہنمائی کرنے ہے آپ اسے فائدہ انتھائیں، اور اس کے لوگوں کا باعثہ بھائیں، تاکہ دین و دینادنوں میں کامیاب ہوں میری صحت اور دو ران سفر میں ہونے کے باعث میں اسے خود کرنے کی ضرورت ہے، جب یہ ذمہ داری خود ہم پر ہے تو ہم کو اس کی پوری توجہ کے ساتھ فکر کرنی چاہئے، یہاں اپنی تعلیم کے لئے ہم کو اسی طرح بندوبست کرنے کی ضرورت ہے جس طرح ہم اپنے کھانے پڑھے کے لئے کرتے ہیں، کھانے کی پڑھے کی فکر اس دنیاوی زندگی کے بقاہ کے لئے ہے اور ضروری دینی تعلیم ہمارے اسلامی بقاہ کے لئے یہ تھام اس کا نفر نہیں میرا فائم فعامر ہے، اللہ تعالیٰ کافر نس کو کامیاب اور منفرد بنانے آئیں

قبل اپنے فرزندوں کو جمع کر کے یہ اہم سوال کیا اہمیت میرے مرنے کے بعد تم کس کی بندگی کر دے گے۔ اور اس سوال کا حاضر خواہ جواب سن کر ہی دہ مظلوم ہو لے، اور ان کی بے حدی ختم ہوئی۔ آج جب کہ ملک کی بڑی آبادی نہ لے دامد کی بندگی سے ہی ہوئی ہے۔ اور اس کے کروڑ اور دولت کے اثر سے مسلمان نوجوانوں پر اثر پڑ رہا ہے اور دین و عقیدہ صلح بے گشۂ ہو رہے ہیں، حضرت یعقوب علیہ السلام کی عبیسی فکر و بے حدی کا بر توہاں کے ہر مسلمان میں ہونا چاہئے، اپنے بچوں کو مشرکانہ عقائد اور خدا بیسرا ماحول میں غصرا ہوادیکھ کر مسلمان کو اپنے دل سے یہ سوال کرنا چاہئے کہ پچھے اس ملک میں کس کی بندگی کر رہی ہے، ان کا عقیدہ کیا ہو گا، یہ اپنے خدا و رسول کو پہچانیں گے یا نہیں، اپنے دین اسلام کو جانیں گے یا نہیں، ظاہر ہے کہ اگر ان کی دینی تعلیم کا کوئی بندوبست نہیں ہو سکتا تو اس کی ذمہ داری تھا خود ہم ہے، جب یہ ذمہ داری خود ہم پر ہے تو ہم کو اس کی پوری توجہ کے ساتھ فکر کرنی چاہئے، یہاں اپنی تعلیم کے لئے ہم کو اسی طرح بندوبست کرنے کی ضرورت ہے جس طرح ہم اپنے کھانے اسلام کہاں میں معلوم ہو گا۔ اور پھر آخرت میں ان کا کیا ہو گا۔ ہم کو ہمارے مال باپ اور بڑوں نے اسلام سے واقف کرایا تھا، ہم کو ضروری دینی تعلیم دی تھی، خانجیہ آج حصہ مسلمان ہیں اور ہم کو اس



شارع الامام طیاوی ہے۔ سکاڑی مذکور کے نکٹ پر روک دی گئی ہے ولی محمد عزیز صاحبؒؒ حضرت امام طیاویؒؒ کے مزار کی تلاش میں بعض رائیگروں سے استفسار یحییٰ کیا ایک مکان کے قریب جا کر مزید معلومات بھی کرنی پا ہیں میکن ناکامی رہی۔ حضرت امام طیاویؒؒ کے مزار کی نشاندہی نہیں ہو سکی، افسوس کے ساتھ ہم آگے ٹھہر ہے اور تھوڑی دری میں امام شافعیؒؒ کے قراقرہ میں حاضر تھے سامنے خوبصورت رمادی پتھروں کی بنی ہوئی مسجد تھی۔ مسجد کے سامنے کھلا ہوا صحن تھا۔ قبل کے طرف جنوبی گوشہ میں اس مدرسہ دو منزلہ ہے اور خوبصورت عمارت تھی جس میں کبھی حضرت امام شافعیؒؒ کا رسک ہوا کرتا تھا آج وہ پورے عمارت کی دریہ پر ہن سطم پوش بودھی خالون (جو اولاد زینہ سے حرمہ ہیوگی کی افتادے دچالوئی) کا مشترپیش کر رہی تھی۔

چشم پر نظر آئیں (جاریہ)
تو ایک مسجد کا منظر پر آمد ہے جس کے

پھولے جن سے تشنہ کامن ہدایت صدیوں سے سیراب ہوتے رہے ہیں مسجد امام شافعیؒؒ کے لامم سے بھی ملاقات ہوتی وہ بڑے حشیق مرجان مرخ صاحب علم اور سادے طبیعت کے تھے۔ بہت خوش ہو کے اور اپنے خاص کمرے سے اگر دوبارہ مزار کے پاس رے گئے اور اندر بنی ہوئی تبروں کی نشاندہی فرمائے اور پھر محرفہ دیوار کے فریب حاکر فرش پر بچھی ہوئی قالین کو بنا کر اس پتھر کو دکھایا جس کارنگ دیکر پتھروں سے مختلف تھا۔ وہ ایک فتح مربع پتھر المبقی کلر کا تھا۔ اس پر قدم کا نشان تھا امام صاحب نے فرمایا کہ یہ وہ پتھر ہے جس پر نقش پا کے رسول موجود ہے۔ اس پر ہاتھ لگانے سے ایک خاص قسم کی خوش بخشی ہوئی ہے۔ فرمائی گئی تھی میرے ہاتھ پر ٹھہر گئے، لیکن اپنی عملی کمزوریاں نکھلتے پا کے رسول کے عطر بین جھونکوں سے سرفرازی کی راہ میں حائل ہوتی ہوئی نظر آئیں

بچہ مصروف تین ماہ

باقیہ مصروف میں میں ماہ
پیر صاحب کا بھی ان سے بڑا شفقت و محبت کا تعلق تھا، پیر صاحب کی وفات کے بعد ان کے بزرگ صاحبزادہ اور عاشقین مولانا سید ریاض صاحب پیدوی کے دل بطرکھتے رہے۔ چنانچہ ان کی زندگی میں جو باطنی علاج و خوبی جادت دعیل کا شوق اور پرہیزی رکھی جاتی تھی، اس میں ان کی اس روحانی تربیت کا بھی بڑا اثر تھا۔

اس بخششاتی کے بعد قیمیں پیش میا
مسجد کے اندر داخل ہونے کے بعد قبل
کی دیوار سے لگ کر بنے ہوئے اس بلند دروازہ
تک پہنچ گئے۔ جہاں سے امام شافعی کے مزار
پر عاصی ہوئی ہے۔ خوبصورت گنبد کے ذیہ
سے یہ امام شافعی کے مزار کے ساتھ چڑھا دو بھی
مزارات ہیں جہاں مزار بننا ہوا ہے وہ وہی
جگہ ہے جہاں امام شافعی بخدمات سے واپسی پر
تیام پر یہ ہو سکتے۔ وہ مصر کے ایک رئیس
کا مکان تھا جنہیں حضرت امام شافعی کے
خاتم روح مجھ۔ تھوڑے گھنے سے دل شفاف

مولانا سہان خاں صاحب رستہ اٹھ علیہ اپنے
تے اپنے نقیبی آراؤکی تجدید میکی۔ اصول فتوح کی مکمل الاراد
کتاب الرسالہ کی تحقیق کا کام مکمل ہوا۔ اور نہ
کی وفات کے بعد ان کی جگہ پر ندوۃ العلاماء کو
جائز علم و فقہ، حدیث و سنت کے کیمیہ سوتے
جلس منتظر کے لئے منتخب کئے گئے تھے ندوۃ العلاماء

مولانا محمد ندوی

مولانا محمد ندوی کا بوبالی کرن لانے والا مدرسہ

کی وفات

پاں دوسرے بھائی مولانا عزیزان خاں ملبو

ندوی نے حکومت کی ملازمت میں کی تیاری
بھائی مولانا سلام خاں ندوی نے تعلیم و انتظام
دارالعلوم میں وقت صرف کیا، ان بھائیوں میں
مولانا محمد ندوی خاں صاحب ندوی کے انتقال
کے بعد مولانا محمد ندوی خاں صاحب ندوی

مولانا محمد ندوی بھائی مولانا عزیزان

کے سابق مدرسہ مولانا محمد عزیزان خاں صاحب ندوی

کے شال اختیار کی اور مزید پڑا کر مولانا

عزیزان خاں صاحب ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح

از ہری بھی مدرسہ اور دارالعلوم میں تعلیم و تدریس

کے شغل میں ٹکی، اللہ تعالیٰ ان کی عزیزاں کے

بزرگ والد کو بعد میں می معنی نماز سے والیگی کے

دوران ہی بلا اوقاف اپنے مالک حقیقی سے جملے

ایک حافظ اور مدرسہ میں تعلیم و تدریس کے

بعد ہی سے اپنا زندگی مدرسہ و تعلیم کے کام میں

صنف کی دارالعلوم ماجسیڈ اساجدہ میں استاد کے

خلافہ مابین ہم کے عہدہ پر بھی رہے اور اپنی

ذمہ دار بیوی کو خواہ بھیت اتنا دکری ہوں

یا بھیت منظم کے نکرو تو جس کے ساتھ پوکیا اور

جس مدرسہ میں حاضری کا حکم آتا تو اجات

نماز کے انتظام پر متصلاً خاکے دوران ہی اپنی اہل

کو بیک کہا۔ (فاتحہ مسی ۱۹۹۸ء)

مولانا کی ففات کا اندرا لائی صدر شرک

فرزندوں میں جوئے فرزند تھے ان سے قبل ان

کے دعوان حاضری کی ادائیگی پوری کرنے پر

بلاتحریر خرت حالی حاضری بھی دیدی، اور اس

جن اپنے رب کے حضور حاضری کے قلب ہاندگی

کا خودت میں زندگی گزاری ان میں سرخیں

وی جانی تھیں، وہ دنی مصالح و فلاح کی فکریں

بھی مٹا رہے۔ اپنی روحانی تربیت کے لامصالباً

حضرت مولانا عزیزان خاں صاحب ندوی از ہری

رہالت علمیتے جو مندہ العلامے تھم ہونے

مولانا عزیزان خاں صاحب ندوی کے ماتری

خوش بخشی حاصل ہوئی کہ ان کے دو صاحب افکان

نے بھائیوں نے اپنی صن جوانی میں داعی اجل کو

بے بیک کہا تھا بھائیوں نے اپنے ان جوان سال

(لبقہ) درس حدیث

ایسی آیات قرآنی نازل ہوئی جو اپریل
میں ساخت کے گردہ دسمبھی دے گی، اور جوں

کے گھنے مغایم و معانی کی تائید و تشریح کر لیتی
جس کے رنگ و آہنگ پہاپ کی تربیت ہوئی تھی،

جوں میں اس طبع کر کر نہ ان کو دوسرا
کے قتل بر کمال کیا اور اضافوں نے حرم کو ملائیں
انھیں وجوہات کی بناء پر اسلام فوجوں

میں باہم بربط و تعلق بیدار کرتے ہیں، اور یہ روابط
و تعلقات ظاہری نہیں بلکہ قلبی اور روحانی ہوتے

ہیں، گھنٹے کے بجائے عجستے ہیں ختم ہونے کے
بجائے اس میں پائیاری و استواری ہوتے ہیں،
یہ روابط و تعلقات کی طرح نہیں ہوتے کہ تعدد
یہ روابط و تعلقات کے ختم، اس مادی ضرورت کے
پورا ہوا اور تحقق ختم، اس مادی ضرورت کے
ختم ہوتے ہیں تعلق بھی ختم ہو جاتا ہے، ہمچوں اللہ

علیہ وسلم و اور اسی نہیں سبتوں پر اس تعلق کو
بڑھاتے اور اس میں اگر ایسا پیدا کرتے ہے،

حضرت سالم ضمانتے والدے روابط کرتے ہیں
فردو جماعت اور حکومت کے دویان اس نہیں ایسی

کہ "مسلمان" مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر فکر کرنا
بے زاس کو حالات کے حوالہ کر دیتا ہے کہ دھنے

کو بے سہارا محسوس کرے، جو شخص اپنے جعلی کی
ضرورت پوری کرنے میں مشغول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ

اس کی ضرورت پوری کرنا ہے، جو شخص کسی
مسلمان سے کوئی مصیبت و در کرتا ہے، جو شخص کسی

مسلمان سے کوئی مصیبت و در کرتا ہے اس کے
بدل میں اللہ تعالیٰ قیامت کی صبتوں سے اس کے

کی مصیبت کو دور کرے گا،
جو شخص کسی مسلمان کی پرده پوشی کے گا

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پرده پوشی فرلنے
گا۔ لہ

آپ علی اللہ علیہ وسلم ان بنی معانی و اقدار
کو علی زندگی میں برستے اور تطبیق دینے میں اندھے

وجاوید شاہ تھے، آپ خلود زیادتی کو ختم کرنے
کے لئے کوشان رہتے تھے، اپنی اس صفت میں آپ

حیل التیکم لوگوں میں معروف و مشہور تھے ایں کہنی
کا بیان ہے کہ ایک شخص ارشاد سے اپنا اور

انیار و فربانی پسندیدہ، خود را اپنے پسندیدہ
و ایضاً الظلم فان الفلم ظلمات بیو ایسا

بنا کر جس کے خاتمے سے زندگی کا طرف دو بالا
ہنلے، دلوں میں ترمی پیدا ہوتی ہے انسان

انسان میں بھائی جاری کیا کرئے لیا اسلام کی
اطمیتات و اقدار ہاتھ رہے۔

و ایضاً عمل و اضافات حق کو راجح کرتے،

بنا کر جس کے خاتمے سے زندگی کا طرف دو بالا
ہنلے، دلوں میں ترمی پیدا ہوتی ہے انسان

انسان میں بھائی جاری کیا کرئے لیا اسلام کی

اطمیتات و اقدار ہاتھ رہے۔

و ایضاً عمل و اضافات حق کو راجح کرتے،

بنا کر جس کے خاتمے سے زندگی کا طرف دو بالا
ہنلے، دلوں میں ترمی پیدا ہوتی ہے انسان

انسان میں بھائی جاری کیا کرئے لیا اسلام کی

اطمیتات و اقدار ہاتھ رہے۔

و ایضاً عمل و اضافات حق کو راجح کرتے،

بنا کر جس کے خاتمے سے زندگی کا طرف دو بالا
ہنلے، دلوں میں ترمی پیدا ہوتی ہے انسان

انسان میں بھائی جاری کیا کرئے لیا اسلام کی

اطمیتات و اقدار ہاتھ رہے۔

و ایضاً عمل و اضافات حق کو راجح کرتے،

بنا کر جس کے خاتمے سے زندگی کا طرف دو بالا
ہنلے، دلوں میں ترمی پیدا ہوتی ہے انسان

انسان میں بھائی جاری کیا کرئے لیا اسلام کی

اطمیتات و اقدار ہاتھ رہے۔

و ایضاً عمل و اضافات حق کو راجح کرتے،

بنا کر جس کے خاتمے سے زندگی کا طرف دو بالا
ہنلے، دلوں میں ترمی پیدا ہوتی ہے انسان

انسان میں بھائی جاری کیا کرئے لیا اسلام کی

اطمیتات و اقدار ہاتھ رہے۔

و ایضاً عمل و اضافات حق کو راجح کرتے،

بنا کر جس کے خاتمے سے زندگی کا طرف دو بالا
ہنلے، دلوں میں ترمی پیدا ہوتی ہے انسان

انسان میں بھائی جاری کیا کرئے لیا اسلام کی

اطمیتات و اقدار ہاتھ رہے۔

و ایضاً عمل و اضافات حق کو راجح کرتے،

بنا کر جس کے خاتمے سے زندگی کا طرف دو بالا
ہنلے، دلوں میں ترمی پیدا ہوتی ہے انسان

انسان میں بھائی جاری کیا کرئے لیا اسلام کی

اطمیتات و اقدار ہاتھ رہے۔

و ایضاً عمل و اضافات حق کو راجح کرتے،

بنا کر جس کے خاتمے سے زندگی کا طرف دو بالا
ہنلے، دلوں میں ترمی پیدا ہوتی ہے انسان

انسان میں بھائی جاری کیا کرئے لیا اسلام کی

اطمیتات و اقدار ہاتھ رہے۔

و ایضاً عمل و اضافات حق کو راجح کرتے،

بنا کر جس کے خاتمے سے زندگی کا طرف دو بالا
ہنلے، دلوں میں ترمی پیدا ہوتی ہے انسان

انسان میں بھائی جاری کیا کرئے لیا اسلام کی

اطمیتات و اقدار ہاتھ رہے۔

و ایضاً عمل و اضافات حق کو راجح کرتے،

بنا کر جس کے خاتمے سے زندگی کا طرف دو بالا
ہنلے، دلوں میں ترمی پیدا ہوتی ہے انسان

انسان میں بھائی جاری کیا کرئے لیا اسلام کی

اطمیتات و اقدار ہاتھ رہے۔

و ایضاً عمل و اضافات حق کو راجح کرتے،

بنا کر جس کے خاتمے سے زندگی کا طرف دو بالا
ہنلے، دلوں میں ترمی پیدا ہوتی ہے انسان

انسان میں بھائی جاری کیا کرئے لیا اسلام کی

اطمیتات و اقدار ہاتھ رہے۔

و ایضاً عمل و اضافات حق کو راجح کرتے،

بنا کر جس کے خاتمے سے زندگی کا طرف دو بالا
ہنلے، دلوں میں ترمی پیدا ہوتی ہے انسان

انسان میں بھائی جاری کیا کرئے لیا اسلام کی

اطمیتات و اقدار ہاتھ رہے۔

و ایضاً عمل و اضافات حق کو راجح کرتے،

بنا کر جس کے خاتمے سے زندگی کا طرف دو بالا
ہنلے، دلوں میں ترمی پیدا ہوتی ہے انسان

انسان میں بھائی جاری کیا کرئے لیا اسلام کی

اطمیتات و اقدار ہاتھ رہے۔

و ایضاً عمل و اضافات حق کو راجح کرتے،

بنا کر جس کے خاتمے سے زندگی کا طرف دو بالا
ہنلے، دلوں میں ترمی پیدا ہوتی ہے انسان

انسان میں بھائی جاری کیا کرئے لیا اسلام کی

اطمیتات و اقدار ہاتھ رہے۔

و ایضاً عمل و اضافات حق کو راجح کرتے،

بنا کر جس کے خاتمے سے زندگی کا طرف دو بالا
ہنلے، دلوں میں ترمی پیدا ہوتی ہے انسان

انسان میں بھائی جاری کیا کرئے لیا اسلام کی

اطمیتات و اقدار ہاتھ رہے۔

ماہول میں بھی ہوئی تھیں جیسے غلط طریقے
لوگوں کا مال کھانا، حقوق کی ادائیگی میں مال
مٹوں کرنا۔ میں اپنے علاوہ اور قاضی حضرات ان جیسوں کی خبر
کرنے اور روک لگانے کے زیادہ حق دار ہیں
مذکورہ واقع میں اپنے علیہ وسلم
کے الفاظ "اعط هذ الرجل حقہ" سے
ایمان کی روشنی ظاہر ہوئی ہے، حق کی ریحایت
علیہ وسلم کے الفاظ لام تاکید اور نون تاکید کے
پہنچا ہے، میں ایک پردیسی آدمی ہوں اسافر
ہوں، اس نے سیرت مار لیا ہے؛ اہل مجلس نے
گھٹیا ہو، اسلام کی روکو ظاہر کرتا ہے جو نیکی کا
اس سے کبڑا ہو آدمی میلے ہے اس کو دیکھ بے
ہو، مراد رسول اللہ علیہ وسلم میں جو شعنی تھی
ابو جہل اور حضور علیہ السلام علیہ وسلم میں جو شعنی تھی
یہ لوگ خوب جانتے تھے لہذا اندھا اڑائی کے
ٹپر پر کیا اس شخص کے پاس جاؤ یہ تم کو ابو جہل
وہ قوموں کے قانون و سیاست سے تعلق رکھتا ہو
یا افراد کے تعلقات سے یا سیاست و اقتصادیات
تھے السرۃ النبویہ لابن بشام

مدینے سے حکم تک

ذوالنور رضا رہبر تکھنیو
تصور ہی میں ہم اللہ کا طریقہ دیکھ لیتے ہیں
بیکشم دل جو ہم طائف کے پتوہ دیکھ لیتے ہیں
تینی کی سیرت اقدس کو پڑھ کر دیکھ لیتے ہیں
ہم اپنا خاذ دل بھی منور دیکھ لیتے ہیں
قرشی کا شرف جن کو ملاد بریار آتی سے
جسون فرات درودیاں اکثر سمجھا کرتا ہے
اسی کی سمیت الفت سے سیمیر دیکھ لیتے ہیں
تینی شرکت کو نین پیس کر دیکھ لیتے ہیں
تو ہم بھی تین سوتیرہ کاشکرو دیکھ لیتے ہیں
شعر زندگی بخشانے آتائے زمانے کو
یہ تم سب سیرت اصحاب طریقہ کر دیکھ لیتے ہیں
چار جملہ معاملہ کی نظائر تک نہیں پہنچی
کچھ اس سے بھی سوا صدیق اکثر دیکھ لیتے ہیں
ابو جہل و عزیز عثمان علیہ السلام کی معرفت والے
جن ج مسجد و محراب و منبر دیکھ لیتے ہیں
مدینے سے حرم تک بے خیالوں کا سفر جاری
خدا جو کچھ دکھاتا ہے وہ رہبر دیکھ لیتے ہیں
عادت اور عزیز نگی کو میں کرنے ہے جو مکے
یہ رعایت ازماد جاہلیت کی بہت سی بری
عادت اور عزیز نگی کو میں کرنے ہے جو مکے

احسن و اخلاص

حضرت مولانا محمد ذکریا صاحب کاندھلی

حدیث پاک میں آتائے گئے شخص کسی کو سیکھا
کے ساتھ عارضات میں ہے اس سے پہلے اس میں
ضد و مبتلا ہو جاتا ہے۔

یہ مضمون میرا بہت ہی بحث ہے دستیں
کو وصیت اور نیحہت کرتا ہوں لگسی کو سیکھا
پس اس عارضات میں سخت چیز ہے۔ اور اس عارضات
یا ذیل کرنا اسراخ ہے اس سے بہت جیکہ ہے
آپ یعنی مت صحت۔

پہدوی کوافیت: ایک حدیث میں ہے کہ
حضور اقدس نے باز فرمایا خدا کی تسریہ مسلمان نہیں
ہے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کو شخص یا فرمایا
جس کا بڑا وسیع اس کی صیحتوں سے مامون ہے ہو وہ ملکوں
ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور کی خدمت میں
ایک حدیث کا حال بیان کیا گیا کہ وہ روزے بھی سخت
سے رکھتی ہے تہجد بھی پڑھتی ہے لیکن اپنے پرسوں
کو ساتھی ہے حضور نے فرمایا کہ وہ جنم میں دھن
ہوگی۔ (چاہے سر ایجتہد نہ کل آئے)۔

ازادی فکار ہے ایمیں کی ایجاد
ملامت اک
جو دونی فطرت نہیں لائی پر واز
اسی منفرد بیمار کا انجام ہے افتاد
ہر سینہ یہ منہ زمیں ہیں جبriel ایمیں کا
ہر سکن نہیں طاہر فردوس کا صیاد
اس قوم میں ہے شوئی اندیشہ خطرناک
جس قوم کے افراد ہوں ہر بند سے ازاد
گونک خداداد سے روشن ہے زمانہ
ازادی افکار ہے ایمیں کی ایجاد

توہین و آبروری: حضور کرام کا ارشاد ہے
غور کریں (الاعتدال ص ۱۳۵)

خالص ایمان: حضرت ابو ہریرہؓ حضور
کسود کے شتر سے زیادہ درستے ہیں اور سب سے بہل
اور ہلکا درجہ اپنی ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے اور
ایمان تک ہیں پہنچنے سکتے ہیں کہ کام کرے
(۱) اپنے سے تعلق توڑنے والے کے ساتھ تعلقات جوڑ کرے
(۲) اپنے اور نظم کرنے والی کو محنت کی کرے۔
ایمان کی روشنی ظاہر ہوئی ہے، حق کی ریحایت
علیہ وسلم کے الفاظ لام تاکید اور نون تاکید کے
ساتھ آتے ہیں، مسلمانوں کے اندر عمل انصاف
اور کشادہ ولی کی روح کو فخر کرتا ہے جو نیکی کا
علم و ناصافی نیز جذب انتقام سے رکنے اور باز
حکوم کے ساتھ رک جاتا ہے، یا اسلام کا شعار
لبے کا احسان پیدا کرنی ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی
(۱) اپنے کا لیا دینے والے کو بخشن دیا کرے
(۲) بارہ دری کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ اس کی پرده دری
کرتا ہے جو حتیٰ کہ فرمیتے ہیں کہ سو اکر دیتا بھا اینجا
(در منشور مددقات ص ۲۱۲)

بغض و عداوت: بن کریمؓ کا ارشاد
ہے کہ تمہیں انفل نہماز، روزہ، صدقہ وغیرہ سب سے
انفل جیڑتاؤ؟ صاحبہن عرض کیا ضرور بتائیں،
حضرت نے فرمایا کہ ایس کا سلوك سب سے افضل
میعت کی وجہ سے جس میں وہ بتلا ہو گا، بڑی وقت
سے دروازے کے قریب پہنچنے کا توہنہ فوراً نہ
کر لیا جائے گا اور دوسرا طرف ایک دروازہ کھل
جائے گا اور ہاں سے دین بھی اسی طرح اوازیں آئیں گی۔ اور
جب وہ بڑی مشقت سے اس کے قریب پہنچنے کا
ہو جاتا ہے۔

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے ولانا نعوفت شوا
(او نزیر ملت کر، در نکم ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری
جھلکا ہی سامانہ اس کے ساتھ رہے گا، حتیٰ کہ
ایلوں ہو کر اس کھلے ہوئے دروازے کی طرف جانے
کی ہستی ہی نہ کرے گا۔ (ترغیب)
یہ بدلتے ہے مسلمانوں کے ساتھ متوں اور مذاق
ہنچا رہے ہیں اور اپنی ان تباک اور کینہ حرکتوں
جو لوگ ہمیں کی مخالفت پر مسلمانوں کا مذاق اڑاتے
ہیں ان کے کارلوں شائع کرتے ہیں اور
پھر یہی ذلت بہیں۔ (دن رمضان ص ۲۳۳)

غور کریں (الاعتدال ص ۱۳۵)